Chapter 3 سورة اٰل عمرٰن Imran, the Father of Marryum

آیات 200

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنور نے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

الٓمّٓ ﴿۱﴾

1-اللہ علیم و حکیم یعنی اللہ وہ جو لامحدود علم والا ہے اور حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے (وہ یہ حکم دے رہا ہے کہ)!

اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۙ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ﴿۲﴾

2-اللہ کے سوا کسی کی پرستش واطاعت نہ کرو کیونکہ وہ ہمیشہ زندہ ہے مگر کسی زندگی کا محتاج نہیں اور دوسروں کو زندگی بخشتا ہے اور وہ ہمیشہ قائم ہے مگر اپنے قائم رہنے کے لئے کسی کا محتاج نہیں اور ہر ایک کو قیام عطا کرنے والا ہے۔

نَزَّلَ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَ اَنۡزَلَ التَّوۡرٰىۃَ وَ الۡاِنۡجِیۡلَ ۙ﴿۳﴾

3-(لہٰذا اے رسولؐ یہ ہے وہ اللہ) جس نے تم پر وہ ضابطۂ حیات نازل کیا ہے جو مکمل سچ ہے اور جو کچھ بھی اس سے پہلے نازل کیا گیا یہ اسے سچ کر دکھانے والا ہے اور اس نے ہی تورات اور انجیل (جیسے ضوابطِ حیات) نازل کئے تھے۔

مِنۡ قَبۡلُ ہُدًی لِّلنَّاسِ وَ اَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ۬ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ؕ وَ اللّٰہُ عَزِیۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ﴿۴﴾

4-اور اس سے پہلے (یہ ضوابطۂ حیات) نوع انسان کی ایسی درست وروشن راہ کی طرف رہنمائی کرتے تھے جو اطمینان بھری منزل کو جاتی ہے اور اب یہ (ضابطۂ حیات یعنی قرآن) نازل کیا گیا ہے جو حق اور باطل کو نکھار کر الگ الگ کر دینے والا ہے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے احکام وقوانین اور سچائیوں سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی ہے تو انہیں شدید تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ اللہ زبردست انتقام لینے والا ہے یعنی اللہ کے قوانین مجرمانہ اعمال کے نتائج کے مطابق زبردست سزا دینے والے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخۡفٰی عَلَیۡہِ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ؕ﴿۵﴾

5-(اور اس کے علم کا یہ عالم ہے کہ) حقیقتاً اللہ پر زمین اور آسمان کی کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں۔

هُوَ الَّذِيۡ يُصَوِّرُكُمۡ فِي الۡاَرۡحَامِ كَيۡفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝۶

6-(اور یہ) وہی ہے جو (ماؤں کے) رحموں میں جیسے مناسب سمجھتا ہے تمہاری صورتیں بناتا ہے۔ (اس لئے سوچو اور غور کرو کہ کیا ایسے اللہ کے) سوا کسی کی اطاعت و پرستش کی جا سکتی ہے جو لا محدود غلبے کا مالک ہے اور حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے؟

هُوَ الَّذِيۡۤ اَنۡزَلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ مِنۡهُ اٰيٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِيۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَيۡغٌ فَيَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ وَابۡتِغَآءَ تَاۡوِيۡلِهٖ ۚ وَمَا يَعۡلَمُ تَاۡوِيۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ؔۘ وَالرّٰسِخُوۡنَ فِي الۡعِلۡمِ يَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۝۷

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم - وقف منزل - وقف لازم

7-(اور اے رسولؐ) یہ وہی ہے جس نے تم پر ضابطۂ حیات نازل کیا جس میں سے کچھ آیتیں محکم ہیں جو کہ اس کتاب کی اصل ہیں اور دوسری متشابہ آیات ہیں۔ چنانچہ جن کے قلب میں ٹیڑھ پن ہے تو وہ صرف ان آیات کی پیروی کرتے ہیں جو متشابہات ہیں۔ اس سے ان کا مقصد (انسانوں کو) خرابیاں پیدا کرنے والی آزمائش میں ڈالنا ہوتا ہے۔ اور اُس بات کے آخری نتیجہ تک پہنچنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں جس خاص بات کا آخری نتیجہ سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ لیکن جو علم میں پختہ ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ! ہم اسے تسلیم کرتے ہیں کیونکہ یہ سب ہمارے نشوونما دینے والے کی طرف سے ہیں۔ اور ذکر یعنی حقائق کی آگاہی صرف انہیں حاصل ہوتی ہے جو عقل و بصیرت والے ہوتے ہیں۔

(**نوٹ**: محکمات: اس کا مادہ (ح ک م) ہے۔ یہ لفظ الحکمۃ سے اخذ کیا گیا ہے جس کا بنیادی مطلب ہے کہ گھوڑے کے منہ میں لگام دے کر اُسے باندھ دیا جائے تا کہ وہ اس کے دونوں جبڑوں کو کس لے اور ادھر ادھر نہ ہونے دے اسے حکمۃ کہتے تھے۔ یعنی گھوڑے کو سرکش اور بے رہرو ہونے سے روک دینا۔ منع کر دینا اور آخری حد بتا دینا جس سے وہ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ حکم، حکمت، حکیم، حکومت، محکم، محکمات جیسے سب الفاظ اسی سے اخذ کئے گئے ہیں۔ لہٰذا محکمات ایسی آیات ہیں جو اس قدر اٹل اور واضح ہیں کہ وہ عقل کو الجھانے یا خراب کرنے سے روک دیتی ہیں جیسے 4/23 میں نکاح کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ ''تمہاری مائیں تم پر حرام ہیں۔'' ماں یعنی ایسی عورت جس کے بطن سے کوئی پیدا ہو۔ لہٰذا یہ بات واضح اور شفاف اور اٹل ہے۔ آیت 2/26 میں ہے کہ اللہ تشبیہوں سے صرف انہیں گمراہ کرتا ہے جو فاسق ہوتے ہیں۔

متشابہات: یہ لفظ تشابہ سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس کا مادہ (ش ب ہ) ہے۔ اس کے بنیادی معنی ہیں دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا ایک دوسرے سے اس طرح ملتا جلتا اور مانند اور مشابہ ہونا کہ ان میں تمیز کرنا مشکل ہو جائے۔ اسی سے بات کا مشتبہ ہونا نکلا ہے یعنی بات ملتی جلتی ہونے کی وجہ سے غیر واضح اور مبہم ہو گئی۔ چنانچہ قرآن میں بہت سے واقعات، حقائق اور باتوں کو تشبیہہ اور مثال کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا ایسی تمام آیات متشابہات ہیں۔ جیسے کہ وہ تمام حقائق جو انسانی ادراک و عقل سے باہر ہیں انہیں اللہ نے یا تو تشبیہہ دے کر سمجھا دیا ہے یا ان کی ویسے آگاہی دے دی ہے اور ہم انہیں ان کے الفاظ کے مطلب کی بجائے

مفہوم کے ذریعے سمجھ سکتے ہیں یا ویسے ہی ایمان لا سکتے ہیں۔ مثلاً 7/54 میں ہے کہ ''وہ عرش پر مستوی ہو گیا'' ظاہر ہے کہ اس آیت میں عرش سے مراد لکڑی یا کسی اور چیز کا تخت نہیں ہے۔ اسی طرح جنت کے بارے میں کہا گیا ہے یہ تمثیل ہے، 13/35۔ لہٰذا، ایسی آیات متشابہات ہیں)۔

رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ ۝٨

8-(چنانچہ یہ اہلِ علم و دانش جو محکم اور متشابہ آیات پر غور کرنے والے ہیں، دعائیں مانگتے رہتے ہیں کہ) اے ہمارے نشو ونما دینے والے! ہمیں ہدایت عطا کر دینے کے بعد ہمارے قلب میں ٹیڑھ پیدا نہ کر دینا۔ اور اپنے پاس سے ہمیں ایسی مدد و رہنمائی عطا کرنا جو ہمیں ہمارے کمال تک لے جانے والی ہو کیونکہ اس میں کوئی شک وشبے والی بات ہی نہیں کہ تو ہی سب کچھ عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوۡمٍ لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ ۝٩

9-(اور) اے ہمارے نشو ونما دینے والے! یقیناً تُو اس دن جس کے بارے میں کوئی شک وشبہ ہی نہیں سارے انسانوں کو جمع کر لینے والا ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ تُو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا یعنی تیرا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡهُمۡ اَمۡوَالُهُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَيۡـئًا ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمۡ وَقُوۡدُ النَّارِ ۝١٠

10-(اس لئے اے نوعِ انسان)! یقین کر لو کہ وہ لوگ جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر لی (تو اس دن جب اعمال کی جوابدہی ہو گی تو اس وقت) نہ ان کی دولت انہیں اللہ (کی سزا کی گرفت) سے کچھ بھی بچا سکے گی اور نہ ہی ان کی اولاد (انہیں عذاب سے بچا سکے گی) کیونکہ وہی لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں۔

كَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ ۙ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۝١١

11-(اور) ان کا معاملہ ویسا ہی ہو گا جیسا قومِ فرعون اور جو ان سے پہلے تھے (ان کا ہوا) کیونکہ انہوں نے بھی ہمارے احکام وقوانین کو جھٹلا دیا تھا۔ (تو پھر نتیجہ یہ ہوا کہ) اللہ نے ان کے گناہوں کے باعث انہیں اپنی گرفت میں لے لیا۔ اور (دنیا نے دیکھ لیا کہ) اللہ کس شدت سے اپنی گرفت میں لے لینے والا ہے۔

قُلۡ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَتُغۡلَبُوۡنَ وَتُحۡشَرُوۡنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ۝١٢

12-(لہٰذا) کافروں کو یعنی ان لوگوں کو جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی ہے، بتلا دو! کہ وہ وقت دور نہیں ہے کہ جب تم مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم کی طرف اکٹھے کر لئے جاؤ گے۔ (سوچو کہ

کس قدر) وہ بُرا ٹھکانہ ہے۔

قَدۡ كَانَ لَكُمۡ اٰيَةٌ فِىۡ فِئَتَيۡنِ الۡتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَاُخۡرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوۡنَهُمۡ مِّثۡلَيۡهِمۡ رَاۡىَ الۡعَيۡنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصۡرِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّاُولِى الۡاَبۡصَارِ ﴿۱۳﴾

13-(اور) یقیناً اس کی ایک نشانی (تم میدانِ جنگ میں بھی دیکھ چکے ہو جہاں) تم دونوں گروہوں کے درمیان تصادم ہو چکا ہے۔ اس میں ایک گروہ (مسلمانوں کا گروہ) اللہ کے احکام کی خاطر جہاد کر رہا تھا اور دوسرا گروہ (کافروں کا گروہ) ان کو اپنی آنکھوں سے دگنا محسوس کر رہا تھا۔ (چنانچہ نتیجے کے طور پر وہ گروہ فتح یاب ہوا جس کے افراد نے نازل کردہ سچائیوں کو تسلیم کر رکھا تھا)۔ اس طرح اللہ اپنی مدد سے جس کو مناسب سمجھتا ہے فتح یاب کر دیتا ہے۔ لہٰذا تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ جو لوگ عقل و بصیرت رکھتے ہیں ان کے لئے اس میں عبرت آموز (آگاہی ہے)۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالۡبَنِيۡنَ وَالۡقَنَاطِيۡرِ الۡمُقَنۡطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالۡفِضَّةِ وَالۡخَيۡلِ الۡمُسَوَّمَةِ وَالۡاَنۡعَامِ وَالۡحَرۡثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗ حُسۡنُ الۡمَاٰبِ ﴿۱۴﴾

14-(چنانچہ آزمائش کے لئے) انسانوں کے واسطے ان کی خواہشات سے محبت کے لئے بہت سی چیزوں کو دلکش بنا دیا گیا ہے، جن میں عورتیں، اولاد، سونے چاندی کے خزانے، چُنے ہوئے بہترین گھوڑے (یعنی چُنی ہوئی بہترین سواریاں)، فصلوں سے بھرے کھیت اور دودھ دینے والے مویشی (یعنی سامانِ رزق)۔ بہرحال، یہ دنیا کی زندگی کا ساز و سامان ہے۔ (لیکن اللہ کی محبت چھوڑ کر صرف دنیا کا ہی نہ ہو کر رہ جانا کیونکہ) اللہ کے پاس تو ایسی حسین آرامگاہ ہے (جو انسانی عقل سے باہر ہے)۔

قُلۡ اَؤُنَبِّئُكُمۡ بِخَيۡرٍ مِّنۡ ذٰلِكُمۡ ؕ لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا وَاَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ۚ ﴿۱۵﴾

15-(پھر بھی اے محمدؐ) ان سے کہو! کہ آؤ میں آگاہی دوں (ایسی چیز کی جو دنیا کے ساز و سامان سے کہیں) بہتر ہے۔ (یاد رکھو کہ) وہ لوگ جو خود پر اس قدر اختیار حاصل کر لیتے ہیں کہ تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹے رہتے ہیں تو ان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے بہتے ہوئے شفاف پانیوں کے دھارے ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان میں وہ ایسے پاکیزہ (جیون ساتھی) جوڑے بن کر رہیں گے جو ہر آلائش و خرابی سے پاک ہوں گے۔ اور (وہاں ہر خواہش کی تکمیل کے لئے) اللہ کی رضامندی میسر آئے گی۔ (کیونکہ یہ وہ اطاعت گزار ہیں جنہوں نے) اپنی مرضی ختم کر کے اللہ کی مرضی اختیار کر رکھی تھی اور اللہ انہیں دیکھ رہا ہوتا ہے۔

اَلَّذِيۡنَ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ‌ۚ‏ ﴿۱۶﴾

16-(یہ ہیں وہ لوگ) جو التجائیں کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے نشو ونما دینے والے! ہم حقیقتاً ایمان لے آئے ہیں۔ اس لئے تُو ہمیں ہمارے گناہوں سے محفوظ کر کے اپنی حفاظت میں لے لے اور ہمیں (دوزخ) کی آگ کے عذاب سے بچالے۔

اَلصّٰبِرِيۡنَ وَالصّٰدِقِيۡنَ وَالۡقٰنِتِيۡنَ وَالۡمُنۡفِقِيۡنَ وَالۡمُسۡتَغۡفِرِيۡنَ بِالۡاَسۡحَارِ‏ ﴿۱۷﴾

17-(اور یہ ہیں وہ لوگ جو مشکلات اور مصیبتوں میں اپنے نصب العین پر جمے رہتے ہیں اور ہر مخالفت کا) ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں (الصّٰبرین) اور اپنا یہ دعویٰ کہ وہ نازل کردہ سچائیوں کو تسلیم کرتے ہیں اسے وہ عملاً سچ کر دکھاتے ہیں (الصّٰدقین) اور یہ ہر وقت اللہ کے قوانین کے سامنے جھکے رہتے ہیں اور اپنی صلاحیتوں کو انہی کے مطابق صرف کرتے ہیں (القٰنتین) اور یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے مال و دولت کو (حقیقی ضرورت مندوں کے لئے) کھلا رکھتے ہیں (المنفقین) اور راتوں (کو اٹھ اٹھ کر) پچھلے پہر سحر کے قریب (دعائیں مانگتے رہتے ہیں کہ اے پروردگار) ہماری خطاؤں اور گناہوں کے بُرے اثرات ختم کر کے ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے (المستغفرین)۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَالۡمَلٰٓٮِٕكَةُ وَاُولُوا الۡعِلۡمِ قَآٮِٕمًا ۢ بِالۡقِسۡطِ‌ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُؕ‏ ﴿۱۸﴾

18-(بات یہاں سے شروع ہوئی تھی کہ ساری کائنات میں صرف اللہ کی ہی پرستش و اطاعت ہوسکتی ہے) اور اس حقیقت کی گواہی خود اللہ کی ہے (کہ اگر کائنات میں ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو یہ سارا سلسلہ درہم برہم ہو جاتا 21/22) اس لئے اس کے سوا کسی کی پرستش و اطاعت نہیں کی جاسکتی اور یہی گواہی فرشتے دے رہے ہیں اور وہ لوگ جو علم و دانش رکھنے والے ہیں اور جو انصاف پر قائم رہنے والے ہیں (وہ بھی یہی گواہی دیتے ہیں) کہ اللہ کے سوا کسی کی پرستش و اطاعت نہیں کی جاسکتی کیونکہ وہ لامحدود غلبے کا مالک ہے اور حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے۔

اِنَّ الدِّيۡنَ عِنۡدَ اللّٰهِ الۡاِسۡلَامُ‌ قف وَمَا اخۡتَلَفَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡيًاۢ بَيۡنَهُمۡ‌ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ‏ ﴿۱۹﴾

19-اسی لئے حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک دین یعنی نظامِ زندگی اسلام ہے۔ اور جن لوگوں پر ضابطۂ ہدایت نازل کیا گیا ان میں کوئی اختلاف نہیں تھا (کیونکہ تمام ادیان ایک ہی طرح کی سچائیاں پیش کرتے ہیں)۔ لیکن ان کے بعد (ان کے پیروکار) علم آجانے کے باوجود باہمی ضد اور سرکشی کی بناء پر اس میں (اختلافات) کرنے لگ جاتے۔ (مگر یاد رکھو

کہ) جو بھی اللہ کے احکام وقوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کرے گا تو پھر ہر تحقیق گواہ رہے گی کہ اللہ (نے ہر عمل کا نتیجہ اس کے ساتھ ہی منسلک کر رکھا ہے۔اس لئے اس کے) حساب میں تاخیر نہیں ہوتی۔

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ؈

ع 2 11 10

20-(چنانچہ جو اللہ کے نازل کردہ نظام کی مخالفت میں پیش پیش ہیں) اگر وہ لوگ تم سے جھگڑا کریں (تو اے محمدؐ) ان سے کہہ دو! کہ میں اور میرے پیروکار اپنا رخ بس اللہ کی طرف کر چکے ہیں اور ہم اسی کے آگے سرِ تسلیم خم کر چکے ہیں۔ پھر اہلِ کتاب اور غیر اہلِ کتاب دونوں سے پوچھو! کہ کیا تم بھی اسلام قبول کرتے ہو (یا نہیں)؟ اور اگر وہ اسلام قبول کرلیں تو پھر یقیناً وہ زندگی کی ایسی درست وروشن راہ پر چل پڑے جو اطمینان بھری منزل کو جاتی ہے۔اور اگر انہوں نے اس سے منہ موڑا تو (اے رسولؐ! پھر غمگین نہ ہونا کیونکہ) تم پر صرف پیغام دینے کی ذمہ داری ہے (اس کو تسلیم کرنا یا نہ کرنا یہ ان کی مرضی ہے 18/29 اور ویسے بھی) اللہ خود اپنے بندوں (کے معاملات) دیکھنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ؉

21- حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ جو اللہ کے احکام وقوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کر کے سرکشی اختیار کرتے رہے اور نبیوّں کو ناحق قتل کرتے رہے اور انسانوں میں سے انہیں بھی مار دیتے رہے جو عدل وانصاف پر قائم رہنے کا حکم دیتے تو انہیں بشارت دے دو (کہ ان کی کوششیں رائیگاں جائیں گی اور انہیں ایسے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا جس میں میسرّ آئی ہوئی خوشگواریاں بے مسرت ہو کر غم والم میں بدل جاتی ہیں) اور یوں وہ عذابِ الیم ہوگا۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ؊

22-(بہر حال) یہ ہیں وہ لوگ جن کے دنیا اور آخرت میں اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے اور ان کا کوئی حامی ومددگار نہیں ہوگا (جو ان کی کسی قسم کی مدد کر سکے)۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ؋

23- (اور اے رسولؐ) کیا تم نے دیکھا نہیں کہ یہ اہلِ کتاب وہ ہیں (جنہیں کتاب کا جو، اب مکمل شکل میں قرآن میں آ چکا ہے) ایک حصہ دیا گیا تھا (تو انہیں چاہیئے تھا کہ وہ اس مکمل ضابطہ کی طرف لپک کر آتے۔ لیکن ان کی حالت یہ ہے کہ

جب انہیں اس) ضابطۂ حیات کی طرف دعوت دی جاتی ہے کہ وہ ان کے باہمی معاملات کا فیصلہ کرے تو ان میں ایک گروہ (بالخصوص ان کے مذہبی پیشوا کا گروہ) اس سے منہ پھیر لیتا ہے (کیونکہ ان کی مفاد پرستیوں نے ان کو ایسا بنا دیا ہے کہ جب بھی حق کی طرف دعوت دی جائے تو یہ منہ پھیر لیتے ہیں)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

24-(ان کا یہ طرزِ عمل) اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں! (کہ جہنم میں تو ہم جائیں گے نہیں اور اگر سزا ملی ہی گئی تو) دوزخ کی آگ ہمیں سوائے گنتی کے چند دنوں کے چھوئے گی نہیں۔ (چنانچہ یہ ہیں) ان کے خود ساختہ عقیدے جنہیں انہوں نے اللہ سے منسوب کر رکھا ہے۔ اور اسی نے انہیں اپنے دین کے بارے میں فریب میں مبتلا کر دیا ہوا ہے۔

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

25- لیکن یہ حقیقت ہے کہ وہ دن طاری ہو کر رہے گا جب ہم انہیں اکٹھا کر لیں گے۔ لہٰذا (پوچھو ان سے! کہ اس وقت) ان پر کیا بنے گی۔ اس وقت ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا پورا (صلہ) دیا جائے گا اور کسی پر کسی قسم کی زیادتی و بے انصافی نہیں ہوگی۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾

26-(اور اے اہلِ ایمان) کہو! کہ اے سارے مالکوں کے مالک! تُو جسے مناسب سمجھے حکومت دے دے اور تُو جس سے مناسب سمجھے حکومت چھین لے۔ تُو جسے مناسب سمجھے عزت دے دے اور تُو جسے مناسب سمجھے ذلت دے دے۔ سرفرازیاں اور خوشگواریاں دینا تیرے ہاتھ میں ہے، کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ تو نے ہر چیز پر اس کی مناسبت اور توازن کے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾

27-(اور اے اہلِ ایمان! یہ بھی تسلیم کر لو اور کہو! کہ اے نشو و نما دینے والے!) تُو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور تُو بے جان سے جاندار کو نکالتا ہے اور تُو جاندار سے بے جان کو نکالتا ہے اور تُو جسے مناسب سمجھتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّاۤ اَنْ

تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾

28-(اور اے رسولؐ ان کو یہ آگاہی دے دو کہ) اے اہلِ ایمان تم مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست و سرپرست مت بناؤ (کیونکہ علم و بصیرت رکھنے والے جان سکتے ہیں کہ اس دوستی کا کیا نتیجہ ہوگا)۔ اور اگر کوئی ایسا کرے گا (تو وہ سمجھ لے کہ) اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔ (البتہ یہ معاف ہے کہ) تم ان سے بچنے کے لئے (ایسا طرزِ عمل اختیار کر جاؤ)۔ اور اللہ تمہیں غلط روش کے تباہ کن نتائج سے بچانے کے لئے اپنے آپ سے خوفزدہ کرتا ہے۔ (لہٰذا، یاد رکھو کہ) تمہیں لوٹ کر اللہ ہی کی طرف جانا ہے۔

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾

29-(اور اے رسولؐ! انہیں یہ بھی) بتا دو کہ جو کچھ تمہارے احساسات میں ہے، چاہے تم اسے چھپاؤ یا اسے ظاہر کر دو، اللہ اسے جانتا ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اس کے علم میں ہے اور اللہ نے ہر چیز پر اس کی مناسبت اور توازن کے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚۖ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا ۢ بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ ۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ ع

معانقة 4 — ع 3 10 11

30-(بہرحال، وہ دن طاری ہو کر رہے گا) جس دن ہر شخص اپنے خیر کے کام کو بھی اور ہر بُرے کام کو جو اس نے کیا تھا، اپنے سامنے حاضر پائے گا۔ (اور اس وقت) وہ آرزو کرے گا! کہ کتنا اچھا ہوتا کہ میرے اور اس بُرائی کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہوتا۔ اسی لئے اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے (تاکہ تم غلط روش کے تباہ کن نتائج سے محفوظ ہو جاؤ) اور (یہ بھی یاد رکھو کہ) اپنے بندوں کی نشوونما کے خلاف حائل ہونے والی رکاوٹوں کو اللہ دُور کرنے والا ہے (رؤف)۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾

31-(لہٰذا اے رسولؐ! اس ضابطۂ حیات کو قائم کرنے کے لئے اہلِ ایمان سے) کہہ دو! کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے پیچھے پیچھے چلتے جاؤ (تاکہ یہ نظامِ حیات مکمل طور پر قائم ہو جائے) تب اللہ تم سے محبت کرے گا۔ اور تمہیں تمہارے گناہوں کے بُرے اثرات سے محفوظ کر کے اپنی حفاظت میں لے لے گا (کیونکہ وہ) سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

32-(بہرحال، اے رسولؐ!) کہہ دو! کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور اگر یہ لوگ اس پر منہ پھیر لیں (تو انہیں یاد رکھنا ہوگا کہ) اللہ یقیناً ایسے لوگوں سے محبت کرتا ہی نہیں جو نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کا انکار کر کے سرکشی اختیار کر لیتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوۡحًا وَّاٰلَ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاٰلَ عِمۡرٰنَ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَۙ‏ ﴿۳۳﴾

33-(حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی نازل کردہ آگاہی شروع سے ہی انسان کو رسولوں کے ذریعے میسر آتی رہی۔ چنانچہ اس سلسلے میں) یقیناً اللہ نے آدم کو اور نوح کو اور آلِ ابراہیم کو اور آلِ عمران کو سارے عالمین کے لئے منتخب کر لیا (یعنی ساری اقوامِ عالم کے لئے منتخب کر لیا)۔

(نوٹ: آدم۔ بعض محققین کی رائے ہے کہ جس آدم کا ذکر اس آیت 3/33 میں آیا ہے، یہ وہ آدم نہیں جو جنت سے نکلنے کی مجموعی طور پر مخلوقِ انساں کی داستان ہے اور اس حوالے سے نمائندگی کے طور پر بجائے لفظ انسان کے آدم کا لفظ استعمال ہوا ہے کیونکہ وہ بشر کے جسمانی مراحل سے گزر کر اللہ کی روح سے فیض یاب ہونے کے قابل ہوا۔ اور روح بذات خود اللہ کی فرشتوں سے بھی افضل مخلوق ہے۔ چنانچہ وہ آدم نبی نہیں تھا یعنی وہ صرف مردوں اور عورتوں کی مجموعی انسانی مخلوق تھی۔ لہٰذا، یہ آدمؑ جس کا ذکر یہاں پر نوحؑ اور آلِ ابراہیمؑ اور آلِ عمران کے ساتھ کیا گیا ہے، یہ نبی تھے لیکن تاریخ میں ان کے بارے میں معلومات میسر نہیں ہیں۔ اس آدم کی آگاہی صرف قرآن سے میسر ہے اور آیت 25/37 کے مطابق نوحؑ سے پہلے بھی رسول آتے رہے اور نہیں معلوم کب سے آتے رہے۔ چنانچہ محسوس ہوتا ہے کہ ان رسولوں میں کسی نبی کا نام اُدمؑ تھا جس کے بارے میں اس آیت میں آگاہی دی گئی ہے۔ ویسے لغت کے لحاظ سے لفظ آدم کا مادہ (ا-د-م) ہے جس کے معنے ہیں قُربت، موافقت، مل جل کر رہنے کی صلاحیت۔ مخلوط ہونا۔ موافق ہونا۔ ایک دوسرے میں میل محبت ہونا وغیرہ۔ بہرحال، وہ آدم یا مخلوقِ آدم جس کا ذکر ابلیس کی داستان سے منسلک ہے وہ کب اس زمین پر نازل ہوئی یا تخلیق کی گئی اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا اور نہ ہی اکیسویں صدی کے اوائل تک انسان کو اس کا علم ہو سکا کہ کائنات میں انسان کا وجود کب سے ہے کیونکہ یہ ہزاروں، لاکھوں یا کروڑوں سال کی بات نہیں بلکہ تا حال یہ نامعلوم زمانے کی بات ہے)۔

ذُرِّيَّةًۢ بَعۡضُهَا مِنۡۢ بَعۡضٍ‌ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ‌ۚ‏ ﴿۳۴﴾

34-یہ ایک ہی نسل ہے۔ ان میں سے بعض، بعض کی اولاد ہیں۔ (چنانچہ ان رسُولوں کا انتخاب یونہی عمل میں نہیں آیا بلکہ یہ) اس اللہ (کی جانب سے تھا) جو سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

اِذۡ قَالَتِ امۡرَاَتُ عِمۡرٰنَ رَبِّ اِنِّىۡ نَذَرۡتُ لَـكَ مَا فِىۡ بَطۡنِىۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّىۡ‌ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ‏ ﴿۳۵﴾

35-(آلِ عمران کی آخری شخصیت عیسیٰؑ کی تھی۔ چنانچہ ان کے بارے میں داستان کا آغاز اس واقعہ سے کیا جاتا ہے) جب عمران کی بیوی نے عرض کیا کہ اے میرے نشو ونما دینے والے! جو میری کوکھ میں ہے، میں اسے (دیگر ذمہ داریوں سے) آزاد کر کے خالص تیری نذر کرتی ہوں۔ لہٰذا، تُو میری طرف سے (یہ نذرانہ) قبول کر لے۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ تُو سب کچھ سننے والا اور لامحدود علم رکھنے والا ہے۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٣٦﴾

36-(اس نے اپنے دل میں خیال کیا تھا کہ پیدا ہونے والا بچہ، لڑکا ہوگا جو راہب بن کر ہیکل کی خدمت کرے گا) لیکن جب اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی تو اس نے التجا کی کہ اے میرے نشو ونما دینے والے! میرے ہاں تو یہ لڑکی پیدا ہوئی ہے حالانکہ جو اس نے جنم دیا تھا اللہ کو تو اس کا مکمل علم تھا۔ (اس نے کہا) کہ لڑکا تو ہرگز اس لڑکی جیسا نہیں ہوسکتا تھا۔ اور میں نے اس کا نام ہی مریم (یعنی عبادت گزار) رکھ دیا ہے۔ بہرحال اس میں کوئی شک وشبہ والی بات ہی نہیں کہ میں اس کو اور اس کی نسل کو شیطان مردود (کے شر) سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾

37-لہٰذا، اس کے پروردگار نے اس (مریمؑ) کو نہایت حسین قبولیت کے ساتھ قبول کر لیا۔ اور اسے حسن وتوازن پر مبنی پرورش کے ساتھ پروان چڑھایا۔ اور اس کی نگہبانی زکریا کے سپرد کر دی۔ جب بھی زکریا اس کے پاس عبادت گاہ میں داخل ہوتا تو وہ اس کے پاس کھانے پینے کی چیزیں موجود پاتا۔ اس نے پوچھا! اے مریم! یہ چیزیں تمہارے لئے کہاں سے آتی ہیں؟ اس نے کہا! یہ (رزق) اللہ کے پاس سے آتا ہے۔ یقیناً اللہ جسے مناسب سمجھتا ہے بغیر حساب کے زندگی کی نشو ونما کا سامان عطا کرتا ہے۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿٣٨﴾

38-(اس وقت تک زکریؑا کے ہاں اپنی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اس لڑکی کی پرورش سے اس کے دل میں اولاد کی خواہش پیدا ہوئی) اور یہ دُعا (بن کر اس کے ہونٹوں پر آ گئی) کہ اے میرے نشو ونما دینے والے مجھے بھی پاکیزہ اولاد عطا فرما کیونکہ تو ہی دعاؤں کا سننے والا ہے۔

(نوٹ: حضرت زکریؑا کا زمانہ حضرت محمدؐ سے تقریباً 650 سال پہلے کا ہے۔ زکریؑا حضرت مریمؑ کے خالو تھے اور اپنے عہد کے

رسول تھے۔ حضرت مریمؑ کی والدہ کا نام حنّہ تھا۔ حضرت مریمؑ کی نگرانی و پرورش حضرت زکریاؑ کے سپرد ہوئی۔ زکریاؑ کے ہاں یحییٰؑ پیدا ہوئے اور وہ بھی نبوت سے سرفراز ہوئے۔ جب وہ پیدا ہوئے اس وقت زکریاؑ کی عمر تقریباً 90 سال تھی۔ زکریاؑ بیت المقدس کے متولی تھے۔ زکریاؑ پیشے کے لحاظ سے ترکھان تھے یعنی لکڑی کا کام کرتے تھے۔ زکریاؑ کا نسب نامہ حضرت ہارونؑ تک پہنچتا ہے۔ عیسیٰؑ اور یحییٰؑ کا زمانہ اور جگہ تقریباً ایک ہی ہے۔ اور دونوں کا زمانہ محمدؐ سے تقریباً 570 سال پہلے کا ہے۔ ہیروڈ اینٹپاس جو گلیلی کا گورنر تھا نے 39ء میں حضرت یحییٰؑ کو شہید کر دیا اور انہی دنوں یحییٰؑ کے والد حضرت زکریاؑ کو بھی شہید کر دیا گیا اور یہ تقریباً وہی زمانہ تھا جب یہودیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو بھی اپنی طرف سے صلیب کر دیا تھا۔ اسی لئے قرآن نے آگاہی دی ہے کہ یہودیوں یعنی بنی اسرائیل اپنی طرف نازل ہونے والے رسولوں کو قتل کرتے رہے، (3/112)۔

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًاۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾

39- بہر حال وہ ابھی اپنی عبادت گاہ میں محوِ دُعا تھا کہ فرشتوں نے آواز دی اور کہا! کہ اللہ تمہیں یقیناً (ایک بیٹے) یحییٰ کی بشارت دیتا ہے۔ وہ اللہ کے فرمان یعنی حکم کو سچ کر دکھانے والا ہوگا۔ اس میں سرداری و بزرگی کی شان ہوگی۔ وہ عورت پرست نہیں ہوگا۔ نبوّت سے سرفراز ہوگا اور سنور نے سنوارنے والوں میں سے ہوگا۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾

40- زکریا نے کہا! پروردگار! بھلا میرے ہاں لڑکا کہاں سے ہوگا؟ میں تو بہت بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔ جواب ملا! ایسا ہی ہوگا اللہ جو مناسب سمجھتا ہے کرتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾

ع 4 11 12

41- (زکریاؑ نے) عرض کیا! اے میرے نشو ونما دینے والے! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما دے۔ جواب ملا! کہ تمہارے لئے نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے سوائے اشارے کے بات نہ کر سکو گے مگر اپنے رب کے دیے گئے مقاصد کی آگہی اور تکمیل کے لئے صبح وشام زیادہ سے زیادہ مصروفِ عمل رہنا۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾

42- اور (زکریاؑ کے اس ضمنی ذکر کے بعد پھر مریمؑ کی بات شروع کی جاتی ہے۔ چنانچہ پھر وہ وقت آیا) جب ملائکہ نے کہا! کہ اے مریم! یہ حقیقت ہے کہ اللہ نے آپ کو ہر قسم کی آمیزشوں سے پاک کر دیا ہے اور پاکیزگی عطا کی ہے اور تمام عالمین کی عورتوں پر تمہارا انتخاب کر لیا گیا ہے۔

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

43-(لہٰذا) اے مریم! اپنے نشو ونما دینے والے کی فرمانبرداری کرتی رہو اور اس کے احکام وقوانین کے آگے سرِ تسلیم خم رکھو۔ اور جس طرح ان پر دوسرے (درست ومتوازن راستے پر چلنے والے) عمل پیرا ہیں تم بھی ان کے ساتھ ویسے ہی عمل پیرا رہو۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

44-(اے رسولؐ) یہ غیب کی خبریں ہیں (کیونکہ یہ واقعات وہ ہیں جو لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکے تھے) لیکن ہم تمہاری طرف (ان کے متعلق) وحی کر رہے ہیں۔ ورنہ تم تو اس وقت وہاں موجود ہی نہیں تھے جب (ہیکل کے راہب یہ فیصلہ کرنے کے لئے) اپنے اپنے قلم ڈال رہے تھے (یعنی قرعہ اندازی کر رہے تھے) کہ ان میں سے کون مریم کی سرپرستی کرے کون نہ کرے۔ اور نہ اس وقت آپ ان کے پاس تھے جب وہ آپس میں اختلاف کر رہے تھے۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖۗ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ﴿۴۵﴾

45-اس سلسلہ میں ملائکہ نے مریم سے کہا تھا! کہ اللہ تمہیں اپنی طرف سے ایک بات کی خوشخبری دیتا ہے (یعنی ایک بیٹے کی کہ) جس کا نام مسیح عیسیٰ ابنِ مریم ہوگا۔ وہ دنیا میں صاحبِ وجاہت اور آخرت میں ایسے لوگوں میں سے ہوگا جنہوں نے اللہ کے احکام وقوانین کی اس طرح اطاعت کی کہ ان میں اللہ کی صفات کا عکس جھلکنے لگا (المقربین)۔

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾

46-اور وہ لوگوں سے گہوارے میں (یعنی کم عمری میں لوگوں سے اہم حقائق پر) گفتگو کرے گا اور پختہ عمر میں بھی (یعنی اس پر شروع ہی سے سچائیاں عیاں رہیں گی۔ اس لئے عمر کے کم یا زیادہ ہونے سے ان کے کلام کی پختگی میں کوئی فرق نہیں آئے گا) اور وہ ایسے لوگوں میں سے ہوگا جو انسانوں کو غلط راہوں سے نکال کر درست راستوں پر لے چلتے ہیں (الصٰلحین)۔

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

47-(یہ سن کر مریمؑ نے)! کہا کہ اے پروردگار! میرے ہاں بچہ کہاں سے ہوگا؟ مجھے تو کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا ہے۔

جواب ملا! ایسا ہی ہوگا۔ اللہ جو مناسب سمجھتا ہے تخلیق کرتا ہے۔ وہ جب کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو بس کہتا ہے کہ ہوجا! اور وہ ہوجاتا ہے۔

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿٤٨﴾

48-(مریمؑ سے یہ بھی کہا گیا کہ وہ تمہارا بیٹا عام لڑکوں جیسا نہیں ہوگا) بلکہ اللہ اسے کتاب (یعنی ضابطۂ حیات) اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھادے گا (اور یوں اسے بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گا)۔

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٤٩﴾

49-اور (جب وہ بحیثیت رسولؑ بنی اسرائیل کے پاس آئے تو انہوں نے کہا) میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آیا ہوں۔ میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی صورت کا ایک مجسمہ بناتا ہوں اور اس میں پھونک مارتا ہوں وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے۔ اور میں اللہ کے حکم سے مادرزاد اندھے کو دیکھنے والا کر دیتا ہوں اور جو کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو اسے اچھا کر دیتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتا ہوں۔ اور تم جو کچھ کھاتے ہو اور جو کچھ اپنے گھروں میں ذخیرہ جمع کرتے ہو وہ تمہیں بتلا دیتا ہوں۔ اس لئے یقین کرلو کہ ان (تمام معجزات) میں تمہارے لئے ایک نشانی ہے تاکہ تم نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کرکے امن واطمینان کی راہ اختیار کرلو۔

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِىْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٥٠﴾

50-اور میں تصدیق کرنے والا ہوں توریت کا جو مجھ سے پہلے نازل ہوئی (اور میں اس لئے بھی آیا ہوں تاکہ) تم پر جو کچھ حرام کر دیا گیا تھا اس میں سے کچھ تم پر حلال کردوں۔ اور تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں۔ لہٰذا غلط روش کے تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹے رہو اور میری پیروی کرتے رہو۔

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٥١﴾

51-یقیناً اللہ ہی میرا رب ہے اور تمہارا بھی وہی رب ہے۔ لہٰذا اس کی پرستش واطاعت کرو اور یہی وہ درست راہ ہے

(جو منزل کو جاتی ہے اور بھٹکنے سے محفوظ کر لیتی ہے)۔

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٥٢﴾

52- مگر جب عیسیٰ نے محسوس کیا کہ ان لوگوں نے نازل کردہ سچائیوں وقوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر لی ہے تو اس نے کہا! کہ (اللہ کے ان احکام وقوانین کی آگاہی دینے اور ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے) کون میرا مددگار رہوگا؟ چنانچہ حواریوں نے (یعنی ان کے شاگرد جو ان کے ساتھ مخلص تھے) انہوں نے جواب دیا کہ ہم ہیں اللہ کے مددگار (یعنی اللہ کے احکام وقوانین کو نافذ کرنے کے لئے جو تم جاں فروش جدوجہد کر رہے ہو اس کے لئے ہم پورے طور پر تمہارا ساتھ دیں گے) اس لئے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور آپ گواہ رہنا کہ (ہم نے اللہ کے احکام وقوانین کی مکمل اطاعت کی راہ اپنالی ہے۔ اس لئے ہم) مُسلم ہو گئے ہیں۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٣﴾

53- (اور یہ بھی ان کی التجا کہ) اے ہمارے پروردگار! ہم نے تیری نازل کردہ صداقتوں کو تسلیم کر لیا ہے اور تیرے رسول کی اطاعت اختیار کر لی ہے۔ اس لئے ہمارا نام بھی ان میں لکھ لینا جو گواہی دیتے ہیں (کہ رسولؑ پر جو کچھ نازل ہوا وہ سچ ہے اور اس پر عمل کر کے ابدی اطمینان میں داخل ہو جاتے ہیں)۔

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٥٤﴾

الثلثۃ ع 5 13 13

54- لیکن (دوسری طرف) انہوں نے (یعنی مخالفین نے عیسیٰ پر ہاتھ ڈالنے کے لئے) بڑے بڑے خفیہ طریقے اور تدبیریں تیار کرنی شروع کر دیں۔ (مگر ان کے مقابلے میں عیسیٰ کو بچانے کے لئے) اللہ نے پوشیدہ اسباب وذرائع پیدا کر دیئے اور ایسی تدبیروں میں اللہ سب سے بڑھ کر ہے (جسے بے بس نہیں کیا جا سکتا)۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٥٥﴾

55- (بہر حال یہ بھی اللہ کی پوشیدہ تدابیر میں سے ایک تھی) جب اللہ نے عیسیٰ سے کہا! کہ یہ حقیقت ہے کہ میں تمہاری زندگی کے دن پورے کرنے والا ہوں اور میری طرف سے تمہارے درجات بلند کر دیئے جائیں گے اور میں تمہیں ان لوگوں سے پاک کر دوں گا جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی ہے۔ مگر جو لوگ تمہاری اطاعت اختیار کر لیں گے تو انہیں قیامت تک ایسوں پر فوقیت دوں گا جنہوں نے تیرا انکار کر رکھا ہے۔ پھر

تم سب کو لوٹ کر میری طرف آنا ہوگا۔ اس وقت میں ان باتوں کا فیصلہ کر دوں گا جن پر تمہارے درمیان اختلافات ہوئے ہیں۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾

56- پھر جو لوگ کافر ہو گئے انہیں دنیا اور آخرت (دونوں میں) ایسا عذاب دوں گا جو انتہائی سخت عذاب ہوگا اور مدد کرنے والوں میں سے ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾

57- (ان کے برعکس) جن لوگوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کر لیا اور سنور نے سنوارنے کی تگ و دو میں مصروف رہے تو انہیں (ان کی محنت اور اعمال کا) پورا پورا صلہ دیا جائے گا۔ (مگر اے نوع انساں یاد رکھو!) کہ اللہ ایسے لوگوں سے بالکل ہی محبت نہیں کرتا جو حقوق میں کمی کر کے یا ان سے انکار کر کے اللہ کی طے شدہ حدوں کو توڑ کر زیادتی اور بے انصافی کرنے کے مجرم بنتے ہیں (الظلمین)۔

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾

58- (اور اے رسولؐ) یہ ہیں وہ احکام وقوانین جو ہم تم سے بیان کر رہے ہیں اور ایسی آگاہی فراہم کرتے ہیں جس سے حقائق کی باریکیوں کے مطابق فیصلے کرنے کے لئے درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر ہو جاتی ہیں۔

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾

59- (یہاں تک بنی اسرائیل کے بارے میں بات تھی۔ اب آؤ عیسائیوں کے اس دعوے کی طرف کے عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے اس لئے وہ اللہ کے بیٹے ہیں مگر یاد رکھو کہ) ہر تحقیق گواہی دے گی کہ اللہ کے نزدیک عیسیٰ (کی پیدائش) کی مثال آدم کی سی ہے جسے اس نے مٹی سے تخلیق کیا تھا۔ پھر حکم دیا کہ! ''ہو جا'' وہ ہو گیا (یعنی وجود میں آ جاؤ تو وہ وجود میں آ گئے۔ اس لئے عیسیٰؑ اللہ کا بیٹا نہیں ہے)۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾

60- یہ ہے حق یعنی اصل اور حقیقی بات جو تمہارے نشوونما دینے والے پروردگار نے بیان کر دی ہے۔ لہٰذا تم ان میں نہ ہو جانا جو اس معاملے میں شک وشبہ میں مبتلا رہتے ہیں۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾

61- چنانچہ تمہارے پاس علم آ جانے کے بعد جو شخص عیسیٰ کے معاملے میں تم سے جھگڑا کرتا ہے تو تم کہہ دینا کہ! آ جاؤ! ہم

اپنے بیٹوں کو (یعنی اپنی طرف کے آدمیوں کو) اور تمہارے بیٹوں کو (یعنی تمہاری طرف کے آدمیوں کو) بلا لائیں، اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو بھی بلا لائیں۔ اور پھر ہم التجا کریں! (کہ ہم میں سے جو) جھوٹے ہیں تو انہیں اللہ اپنی محبت سے دُور کر کے زندگی کی نعمتوں سے محروم کر دے۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾

62- (بہر حال) حقیقت وہی ہے جو تم سے بیان کر دی گئی ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی پرستش و اطاعت نہیں کی جا سکتی۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اللہ ہی لامحدود غلبے کا مالک ہے اور وہی حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۳﴾ ع 6/9/14

63- (اس کے باوجود) اگر یہ لوگ (اے رسولؐ! جھگڑے سے باز رہنے والی تمہاری دعوت سے) پھر جائیں تو وہ یقیناً اللہ (سے اوجھل نہیں ہو سکتے) کیونکہ وہ جانتا ہے جو امن و اطمینان تباہ کر کے زندگی کے حسن و توازن کو بگاڑنے والے ہیں (اور پھر انہیں ویسے ہی نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا)۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاۗءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـــًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾

64- (لہٰذا تم ان سے) کہو! کہ اے اہلِ کتاب (ایسی باتوں کو چھوڑ کر) ان بنیادی اصولوں کی جانب آؤ جو ہم میں تم میں مشترک ہیں (اور وہ یہ ہیں کہ) اللہ کے سوا کسی کی پرستش و اطاعت نہ کی جائے اور نہ اس کے اختیارات میں کسی کو شریک کیا جائے۔ اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا پروردگار نہ بنائے (اور اگر یہ لوگ توحید کے اسی مرکزی نقطہ پر جمع ہو جائیں تو بہت اچھا ورنہ) اگر اس سے روگردانی کریں تو ان سے کہہ دو! (کہ تم جس طرف جانا چاہتے ہو جاؤ) ہم نے تو صرف ایک اللہ اور اس کے احکام و قوانین کے سامنے سر جھکا رکھا ہے (جسے تم خود بھی دیکھ رہے ہو) لہٰذا گواہ رہنا۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾

65- اور اے اہلِ کتاب! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو (کہ وہ یہودی تھا یا عیسائی۔ وہ یہودی یا عیسائی کیسے ہو سکتا ہے؟ کیونکہ) تورات اور انجیل تو اس کے بعد نازل ہونے (والی کتابیں) ہیں۔ لیکن کیا تم عقل کی (اتنی سی بات بھی سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے)۔

(نوٹ: تورات اور انجیل: تورات تقریباً 1451-1491 ق م کے درمیان نازل ہوئی یعنی محمدؐ سے تقریباً 2021 سال

پہلے نازل ہوئی۔ بعض کہتے ہیں کہ لفظ تورات ''وری'' سے اخذ کا گیا ہے جس کا مطلب روشن کرنا ہے۔ البتہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ عبرانی لفظ ہے جو عربی زبان میں داخل ہو گیا اور یوں اس کا مطلب ہے شریعت اور حکم۔ تورہ واحد ہے اور تورات جمع ہے۔ تورات کے متعلق قرآن نے کہا ہے کہ وہ ابراہیمؑ کے بعد بلکہ یعقوبؑ کے بعد (3/93) اور عیسیٰؑ سے پہلے (5/46) نازل ہوئی تھی۔ اس میں یہودیوں کے لئے اللہ کے احکام درج تھے (5/43)۔ تورات کا ذکر قرآن میں تقریباً سترہ مرتبہ آیا ہے۔ اس سے مراد بائبل کی ابتدائی پانچ کتابیں ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ پیدائش: اس میں آدم سے لے کر یعقوبؑ تک کی تاریخ ہے۔ خروج: اس میں موسیٰؑ کی ولادت اور بنی اسرائیل کا مصر سے نکالا جانا ہے۔ احبار: اس میں شریعت کے مزید احکام ہیں۔ گنتی: اس میں بنی اسرائیل کی مردم شماری وغیرہ ہے۔ استثنا: اس میں موسیٰؑ کے تین خطبے یا مواعظ ہیں اور ان کی موت کی تفصیل ہے۔ یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ تورات کس پر نازل ہوئی اور اس میں کون سے احکام نازل شدہ ہیں اور کون سے موسیٰؑ کی نگرانی میں مرتب ہوئے اور کون سے 444 ق م میں عزرا، جنہیں نبی کہا جاتا ہے، نے یروشلم میں تاریخ دان کی حیثیت سے لکھے۔ آج کے دور کا پہلا نسخہ 1488ء میں چھپا اور دوسرا ایڈیشن 1750ء میں چھپا مگر دونوں میں بارہ ہزار جگہ پر اختلاف تھا۔ بہرحال دوسرا ایڈیشن ہی تورات عہد نامہ عتیق کہلاتا ہے)۔

انجیل: انجیل کو ''عہد نامہ جدید'' بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں عیسیٰؑ کے پیغامات اور زندگی کے حالات ہیں۔ قرآن نے انجیل کا لفظ اس کتاب کے لئے استعمال کیا ہے جو عیسیٰؑ کو دی گئی تھی (5/46, 57/27)۔ کہا جاتا ہے کہ انجیل ایک یونانی لفظ ہے جس کا مطلب مسرت انگیز خبر یا بشارت ہے۔ اس کے اور بھی مطالب ہیں جیسے بہتا ہوا پانی، کھول کر بیان کرنا، وسعت وغیرہ۔ کہا جاتا ہے کہ جو صحیفہ حضرت عیسیٰؑ اپنے حواریوں کو دے کر گئے تھے اس کا کہیں نشان نہیں ملتا۔ بعد میں یہودیوں اور غیر یہودیوں میں کشمکش بڑھی تو بعض فرقوں نے اپنی اپنی انجیلیں مرتب کیں۔ انجیل لکھنے والے جو چار مشہور ہیں، وہ یہ ہیں، متی، مرقس، لوقا اور یوحنا۔ شروع میں 34 انجیلیں مرتب ہوئیں۔ حضرت عیسیٰؑ اور آپ کے حواریوں کی زبان ارامی تھی مگر کوئی انجیل ارامی میں نہیں تھی، سب یونانی زبان میں تھیں۔ 325ء میں سب انجیلوں کو چھانٹ کر چار اناجیل مرتب کی گئیں یعنی متی، مرقس، لوقا، یوحنا۔ لیکن جو عیسیٰؑ پر نازل ہوئی اس کے بارے میں قرآن (5/46) میں ہے کہ ''یہ کتاب یعنی انجیل ہدایت اور نور ہے'')۔

هٰۤاَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَاۤءِ حَاجَجۡتُمۡ فِيۡمَا لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوۡنَ فِيۡمَا لَيۡسَ لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ‌ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝٦٦

66-(بہرحال) پورے ہوش و حواس سے سن لو! کہ تم وہی لوگ ہو جو ان باتوں میں بھی جھگڑتے رہے ہو جن کا تمہیں (کچھ نہ کچھ) علم تو تھا لیکن اُن باتوں میں کیوں تکرار کرتے ہو جن کا تمہیں (سرے سے) کوئی علم ہی نہیں ہے (حالانکہ ان معاملات کے بارے میں جن میں تم جھگڑتے رہتے ہو، صحیح ترین) علم اللہ کو ہی ہے اور تمہیں وہ علم حاصل نہیں ہے۔

مَا كَانَ اِبۡرٰهِيۡمُ يَهُوۡدِيًّا وَّلَا نَصۡرَانِيًّا وَّلٰكِنۡ كَانَ حَنِيۡفًا مُّسۡلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝٦٧

67-(اور یہ بھی سن لو کہ) ابراہیم نہ یہودی تھا اور نہ عیسائی۔ لیکن وہ ہر باطل سے منہ موڑ کر اللہ کے احکام وقوانین کی طرف اپنی توجہ کا رخ کیئے رکھنے والا مسلمان تھا۔ اور وہ ان میں سے نہیں تھا جو اللہ پر بھروسہ کم کر کے اس کے اختیار و اقتدار میں کسی اور کو شریک کر کے اس کی بھی ویسی ہی پرستش واطاعت کرتے رہتے ہیں (المشرکین)۔

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۶۸

68-یقیناً سب انسانوں سے بڑھ کر ابراہیم کے قریب تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے اس کی پیروی کی ہے۔ لہٰذا، یہ نبی (محمدؐ) اور اہلِ ایمان (ان میں شامل ہیں جن کو ابراہیمؑ سے قریبی نسبت ہے۔)

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝۶۹

69-(اے اہلِ ایمان) اہلِ کتاب میں سے ایک گروہ تو یہی خواہش رکھتا ہے! کہ کتنا اچھا ہو جو تمہیں راہِ راست سے ہٹا کر غلط راستے پر ڈال دیا جائے (حالانکہ اس قسم کی ناکام کوششوں سے) یہ اپنے آپ کو ہی غلط راستے پر ڈالتے جا رہے ہوتے ہیں، مگر نہیں سمجھتے کہ (کیا کر رہے ہوتے ہیں)۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝۷۰

70-(اور) اے اہلِ کتاب! تم اللہ کے نازل کردہ احکام وقوانین سے کیوں انکار کرتے ہو، حالانکہ تم خود گواہ ہو (کہ ان کے سچا ہونے کی نشانیاں خود تمہارے پاس موجود ہیں)۔

ع 7 8 15

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۷۱

71-(اس سے بھی زیادہ سنگین جرم یہ ہے کہ) اے اہلِ کتاب! تم حق اور باطل کو آپس میں کیوں ملا دیتے ہو؟ (یعنی تم سچائیوں اور غیر سچائیوں کو آپس میں ملا دیتے ہو)۔ اور حق کو کیوں چھپاتے ہو؟ حالانکہ تم جانتے ہو (کہ ایسا کرنا نوعِ انساں سے دشمنی کرنا ہے)۔

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۷۲ۚ

72-اور (اے اہلِ ایمان! مخالفین کی سازش یہ ہے کہ) اہلِ کتاب کا ایک گروہ (لوگوں سے) کہتا ہے کہ تم اس کتاب (یعنی قرآن) پر دن چڑھے ایمان لے آیا کرو اور شام کو انکار کر دیا کرو (کیونکہ اس سے یہ ممکن ہو جائے گا کہ ایمان لانے والوں میں سے کچھ لوگ اس دین کو ترک کر کے تمہارے ساتھ) واپس آملیں گے۔

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ

رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۚۙ﴿۷۳﴾

73-اور (یہ اپنے لوگوں سے اس کی بھی تاکید کرتے ہیں کہ) سوائے ان لوگوں کے جو تمہارے دین کی پیروی کریں (اور کسی کی آگاہی تسلیم نہ کرو۔ مگر اے رسولؐ!) ان سے کہہ دو! کہ زندگی کی وہ روشن راہ جس پر چل کر انسان بھٹکنے کی مصیبتوں سے بچا رہے وہ صرف اللہ کی روشن رہنمائی ہے۔ (اور یہ اللہ کی جانب سے ہی عطا ہوتی ہے کہ) کسی کو کیا کچھ دے دیا جائے جیسا کبھی تم کو دے دیا گیا تھا۔ اس لئے تمہارے پروردگار کے نزدیک اس قسم کے جھگڑے (اس کی عطا کرنے کی مرضی کو نہیں بدل سکتے)۔ لہٰذا ان سے کہہ دو! کہ یقیناً فضیلت اور فراوانیاں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جسے مناسب سمجھتا ہے اسے عطا کر دیتا ہے، کیونکہ وہ لامحدود وسعتوں اور لامحدود علم کا مالک ہے۔

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾

74-(اور یہ بھی سن لو کہ) وہ جسے مناسب سمجھتا ہے اسے اپنی رحمت کے ساتھ مخصوص کر لیتا ہے، کیونکہ اللہ لامحدود عظمت والی فضیلتوں اور فراوانیوں کا مالک ہے۔

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

75-اور (یہ بھی ہے کہ) ان اہلِ کتاب میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ اگر ان کے پاس (سونے چاندی) کا ڈھیر بھی بطور امانت رکھ دیا جائے تو وہ اسے جوں کا توں واپس کر دیں گے۔ مگر (ان کے برعکس) ان میں سے ہی ایسے بھی ہیں کہ اگر ان پر ایک دینار کا بھی بھروسہ کیا جائے تو وہ اسے کبھی واپس نہیں کریں گے، سوائے اس کے کہ تم ان (کے سر) پر سوار رہو۔ یہ اس لئے کہ (جیسا کہ ہر گروہ بندی میں ہوتا ہے اور ان کے دل میں بھی یہ عقیدہ پکا ہو گیا ہے کہ) غیر اہلِ کتاب کے ساتھ (جو جی میں آئے کرو) اس سے ان پر کوئی الزام عائد نہیں ہوگا۔ مگر وہ یہ بات جھوٹ گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ (ایسی کوئی بات اللہ نے نہیں کہی)۔

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾

76-(بہرحال بات یہاں سے چلی تھی کہ زندگی میں حسین روّیے اختیار کرو)۔ ہاں ہاں ایسا ہی کرو! (چنانچہ یہ بات یاد رکھو کہ) جو کوئی اپنا وعدہ پورا کرے گا اور تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام سے چمٹا رہے گا، تو یہ حقیقت ہے کہ اللہ اپنے احکام کی خلاف ورزیوں سے بچنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾

77-(ان لوگوں کے برعکس) یہ بھی حقیقت ہے کہ جو لوگ اللہ کے ساتھ اپنے وعدوں اور اپنی قسموں کو (دنیاوی مفادات کی خاطر) تھوڑی سی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں تو آخرت (کی خوشگواریوں اور سرفرازیوں) میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ اس لئے اللہ قیامت کے دن نہ ان سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ (اور نہ ہی اللہ انہیں ان کے گناہوں سے) پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے (ایسا عذاب ہوگا جس میں میسر آئی ہوئی خوشگواریاں بے مسرت ہو جاتی ہیں اور وہ غم والم میں بدل جاتی ہیں اس لئے یہ عذاب) عذابِ الیم ہوگا۔

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾

78-(اب ایک بار پھر ان اہلِ کتاب کے رویوّں پر غور کرو) اور یہ حقیقت ہے کہ ان میں ایک گروہ ایسا بھی ہے (جس کے افراد) کتاب پڑھتے ہوئے اپنی زبانوں کو مروڑ لیتے ہیں تاکہ تم ان کے الٹ پھیر (فقروں) کو بھی کتاب (کا حصہ) سمجھو۔ حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہوتے۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ یہ (سب) اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ ہرگز اللہ کی طرف سے نہیں ہے۔ اور یوں وہ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں۔ اور اس کا انہیں خود بھی علم ہے (کہ وہ جو کرتے ہیں وہ حقیقت کے خلاف ہوتا ہے)۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾

79-(اور یہ چیز تو کسی بھی دین کے بنیادی اصول کے خلاف ہے کیونکہ) کسی بشر کو یہ اجازت نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکمت اور نبوّت عطا کرے اور پھر وہ انسانوں سے یہ کہنے لگے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے اطاعت گزار غلام بن جاؤ۔ (حالانکہ وہ تو یہ کہے گا کہ) تم اپنے نشوونما دینے والے پروردگار (کے اطاعت گزار) بن جاؤ (جیسا کہ اس کتاب کی تعلیم کا تقاضا ہے) جس کتاب کا تم علم حاصل کرتے ہو اور درس دیتے ہو۔

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ ع 8 9 16

80-اور وہ تمہیں ہرگز یہ حکم نہیں دے گا کہ تم فرشتوں اور نبیوّں کو اپنا پروردگار بنالو۔ (ذرا سوچو کہ) کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارے مسلمان ہو جانے کے بعد تمہیں کفر کرنے کا حکم دے دے؟ (یاد رکھو! کہ ایسا کوئی رسول اور کوئی نبی نہیں کر

سکتا)۔

(**نوٹ**: آیت 3/79 کے مطابق کسی رسول و نبی کو یہ اجازت نہیں کہ وہ کسی انسان کو مرد ہو یا عورت اسے غلام بنا کر رکھے۔ لہٰذا، نوعِ انسان کو یہ تنبیہہ اور آ گاہی ہے کہ انسان کسی انسان کو غلام، کنیز و لونڈی بنا کر نہیں رکھ سکتا۔ اگر اِس سلسلے میں غلامی یا کنیز و لونڈی رکھنے کی سپورٹ میں کوئی احادیث ہیں تو وہ یقیناً ضعیف ہیں اور انتہائی طور پر تحقیق طلب ہیں کیونکہ ایسی بات آخری نبی محمدؐ کہہ ہی نہیں سکتے جو اللہ کے حکم کی خلاف ورزی میں ہو کیونکہ آیات 47-69/40 اس سلسلے میں واضح تنبیہہ اور آ گاہی فراہم کرنے والی ہیں۔ آیت 3/80 ایسے لوگوں کے لئے سخت تنبیہہ ہے جو ملائیکہ اور نبیوں کو اپنا رب بنا لیتے ہیں۔ ایسے تمام نظریات کو اس آیت نے مسترد کر کے کُفر قرار دے دیا ہے)۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

81-اور (یہ سلسلۂ ہدایت کوئی نئی چیز نہیں بلکہ ایک ہی پیغام ہے جو شروع سے آخر تک مسلسل چلا آ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ) جب اللہ انبیاء سے عہد لیتا تھا کہ تمہیں یہ کتاب وحکمت دی گئی ہے اور (اپنے پیروکاروں کو آگاہ کر دینا کہ) پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو ان (کتابوں) کو سچ کر دکھانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو پھر ضرور اس پر ایمان لائیں اور ضرور اس کی مدد کریں۔ (اور پھر) پوچھا گیا کہ! کیا تم نے اقرار کر لیا؟ اور اسی (شرط) پر میرا بھاری عہد مضبوطی سے تھام لیا؟ سب نے عرض کیا! ہم نے اقرار کر لیا۔ (تب اللہ نے) کہا کہ تم (اس عہد پر) گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں (کہ کون اس حقیقت کو جھٹلاتا ہے اور کون اقرار کرتا ہے)۔

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

82-لہٰذا (اے نوعِ انساں یاد رکھو کہ) جس نے اس (اقرار) کے بعد منہ پھیر لیا تو پھر یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کے احکام کی نشوونما دینے والی حفاظتوں سے نکل کر خرابی پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں (فاسقون)۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

83-(بہرحال اس حقیقت کو سمجھو اور غور کرو کہ) کیا یہ لوگ اللہ کی جانب سے نازل کردہ نظامِ زندگی کے علاوہ کوئی اور نظامِ زندگی اختیار کرنا چاہتے ہیں (حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ) آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے اسے چاہے اپنی مرضی سے یا مجبوری سے اللہ کے تعین شدہ ضابطوں کی پابندی کرنی ہی پڑتی ہے کیونکہ سب اُسی کی طرف واپس جا رہے ہیں (اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم بھی نازل کردہ نظامِ زندگی کے پابند ہو جاؤ)۔

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾

84-(چنانچہ اے اہلِ ایمان! تذبذب میں پڑے رہنے والے لوگوں میں پورے یقین سے) اعلان کردو! کہ ہم ایمان لائے اللہ پر (اور سچائیوں سے لبریز اس ضابطۂ حیات پر جو کہ ہماری طرف) نازل کیا گیا (اور ان تمام سچائیوں پر) جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل ہوئی تھیں۔ اور ہم (ان سچائیوں کو بھی) تسلیم کرتے ہیں جو موسیٰ، عیسیٰ اور سب نبیوں پر ان کے پروردگار کی جانب سے نازل ہوئی تھیں۔ اور ہم ان (نبیوں) میں سے کسی میں کوئی تفریق نہیں کرتے (کیونکہ ہم نے اللہ کے احکام کی مکمل اطاعت کی راہ اپنالی ہے اس لئے ہم) مسلم ہیں۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾

85-لہٰذا، اسلام کے سوا جو شخص اور دین اختیار کرنا چاہے تو وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ آخرت میں ایسا شخص خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾

86-(اور پھر اس حقیقت پر بھی غور کرو کہ) اللہ اس قوم کو کیونکر ہدایت دے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائے۔ حالانکہ (جب وہ ایمان لائے تھے تو) اس امر کی گواہی دے چکے تھے کہ یہ رسول سچا ہے اور اس کے پاس واضح احکام و قوانین بھی آچکے ہیں۔ چنانچہ (یہ ہے وہ وجہ) کہ اللہ ایسی قوم کو جو ظلم کرنے والی ہو، اُسے ایسی روشن راہ دکھاتا ہی نہیں جو اطمینان بھری منزل کو جاتی ہے۔

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾

87-لہٰذا ایسے لوگوں کی (اس روّش کا نتیجہ اس) سزا کی صورت میں نکلتا ہے کہ اللہ انہیں اپنی محبت سے دُور کر دیتا ہے۔ پھر فرشتے بھی انہیں اپنی محبت سے دُور کر کے ان کی مدد نہیں کرتے۔ اور پھر انسان (یعنی دیگر اقوام) بھی انہیں اپنی محبت سے دُور کر کے ذلت وخواری میں رہنے دیتی ہیں۔

(نوٹ: لعنت کا لفظ قرآن میں متعدد بار استعمال ہوا ہے۔ اس کا مادہ (ل ع ن) ہے۔ اس کا بنیادی مطلب ہے کسی کو ناراضگی کی بناء پر اپنے سے دُور کر دینا۔ چنانچہ آیت میں سیاق وسباق کے حوالے سے یہی مطلب اختیار کیا گیا ہے)۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾

88-یہ ذلت وخواری کی سزا ان پر مسلط رہے گی۔ اور یہ عذاب ایسا نہیں ہوگا کہ جس میں کمی آ جائے اور تب انہیں ایسا وقت بھی میسر نہیں آ سکے گا (جس میں وہ پھر سے سنور جانے کی کوشش کریں)۔

اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ وَ اَصۡلَحُوۡا ۟ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۸۹﴾

89-البتہ ایسے لوگ جو اس کے بعد واپس درست راستے پر آ گئے اور سنور نے سنوارنے کی تگ ودو میں شامل ہو گئے تو پھر یقیناً گناہوں کے اثرات دُور کر کے اللہ حفاظت میں لے لینے والا ہے اور سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بَعۡدَ اِیۡمَانِہِمۡ ثُمَّ ازۡدَادُوۡا کُفۡرًا لَّنۡ تُقۡبَلَ تَوۡبَتُہُمۡ ۚ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الضَّآلُّوۡنَ ﴿۹۰﴾

90-(لیکن ان کے برعکس) یہ بھی حقیقت ہے کہ ایسے لوگ جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کر لینے کے بعد ان سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر لی (اور پھر بجائے سنبھلنے کے) وہ اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے تو ان کی توبہ قطعی طور پر قبول نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو غلط راستے پر بھٹکتے ہی چلے جاتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ مَاتُوۡا وَ ہُمۡ کُفَّارٌ فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡ اَحَدِہِمۡ مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ ذَہَبًا وَّ لَوِ افۡتَدٰی بِہٖ ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ وَّ مَا لَہُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ﴿۹۱﴾

ع 9 11 17

91-یہ بھی حقیقت ہے کہ جو لوگ کافر ہوئے اور کفر کی حالت میں ہی مر گئے تو پھر ان میں سے کوئی شخص زمین بھر سونا بھی (اپنی نجات کے لئے) معاوضہ میں دینا چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ لہٰذا یہ ہیں وہ لوگ جن کے لئے عذاب الیم ہے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہو سکے گا۔

الجزء 4

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ ﴿۹۲﴾

92-(یاد رکھو نازل کردہ سچائیوں کو صرف تسلیم کر لینا ہی کافی نہیں بلکہ انہیں اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔ جیسے کہ) جب تک تم ان چیزوں کو جو تمہیں سب سے زیادہ عزیز ہیں (حقیقی ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے) کھلا نہیں رکھو گے (اس وقت تک) تمہیں نگاہ میں وسعت اور قلب میں کشادگی میسر نہیں آ سکتی۔ (یہ بھی یاد رکھو کہ) تم (اس طرح ان کی نشوونما کے لئے) جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو، یقیناً اللہ اسے مکمل طور پر جانتا ہے۔

کُلُّ الطَّعَامِ کَانَ حِلًّا لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسۡرَآءِیۡلُ عَلٰی نَفۡسِہٖ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰىۃُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِالتَّوۡرٰىۃِ فَاتۡلُوۡہَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۹۳﴾

93-(یہ جان لینے کے بعد کہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا کرنا ہے تو اب یہودیوں کا اعتراض یہ بھی ہے کہ قرآن میں بعض

چیزوں کو حلال قرار دے دیا گیا ہے جو ان کے ہاں حرام ہیں، تو ان سے کہو!) کہ تورات کے نازل ہونے سے پہلے بنی اسرائیل کے لئے ہر کھانے کی چیز حلال تھی، سوائے ان چیزوں کے جو یعقوب نے خود اپنے اوپر حرام کر لی تھیں۔ لہٰذا، ان سے کہو! کہ اگر تم سچے ہو تو پیش کرو تورات کو (اور اس کی کوئی عبارت کو جس سے تمھارا سچ ثابت ہو)۔

فَمَنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۹۴﴾

وقف جبریل علیہ السلام

94-اس کے باوجود اگر کوئی اپنی جھوٹی گھڑی ہوئی باتوں کو اللہ سے منسوب کر دے تو پھر یہی وہ لوگ ہیں جو زیادتی و بے انصافی کرنے کے مجرم بنتے ہیں۔

قُلۡ صَدَقَ اللّٰهُ ۗ فَاتَّبِعُوۡا مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۹۵﴾

95-(چنانچہ ان سے) کہہ دو! کہ سچی بات وہی ہے جسے اللہ نے بتا دیا ہے۔ (اس لئے تم اپنی جھوٹی دلیلیں چھوڑ کر) ابراہیم کے مسلک کی پیروی کرو، کیونکہ اس نے ہر طرف سے منہ موڑ کر خالص اللہ کی طرف جانے والا راستہ اختیار کر رکھا تھا اس لئے کہ وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىۡ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۚ ﴿۹۶﴾

96-(ان کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ قرآن نے بیت المقدس کی بجائے کعبہ کو کیوں مرکز قرار دیا ہے۔ ان سے کہو کہ) یقیناً سب سے پہلے جس مقام کو نوعِ انسان کا (مرکز) بنایا گیا تھا یہ وہی ہے جو مکہ میں ہے (یعنی کعبہ)۔ اور یہ ثبات و استحکام اور نشو و نما کا سامان میسر کرنے والا ہے۔ اور اسے سارے عالمین کے لئے یعنی اقوامِ عالم کے لئے ایسی روشن رہنمائی والا بنا دیا جو اطمینان بھری منزل کا پتا دیتی ہے (یعنی یہ اللہ کے احکام و قوانین پر عمل کرنے والوں کو دنیاوی طور پر ایک محسوس مرکزیت فراہم کرتا ہے تاکہ وہ فردِ واحد کی طرح متحد رہ کر اقوامِ عالم کے لئے مدد و رہنمائی کا کردار ادا کریں)۔

فِيۡهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰهِيۡمَ ۚ وَمَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الۡبَيۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَيۡهِ سَبِيۡلًا ؕ وَمَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۷﴾

97-(اس لئے یہی وہ مرکز ہے) جس میں ابراہیم واضح احکام و قوانین کے ساتھ مقام یافتہ ہوا۔ اور (یہی وہ مرکز ہے) جس میں جو شخص داخل ہو جائے اسے امن و سلامتی حاصل ہو جائے گی۔ لہٰذا، اللہ کی خاطر انسانوں پر جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں، اس گھر کا حج فرض کر دیا گیا ہے۔ اور جو (اس کا) منکر ہو تو (جان لینا چاہیے کہ) اللہ تو وہ ہے کہ جو کسی شے کا بھی محتاج نہیں (محتاج تو انسان ہے جسے آگے بڑھنے کے لئے اپنے مرکز کو استحکام دینا ہے)۔

(نــوٹ: استطاع یعنی استطاعت: استطاع کا مادہ (ط و ع) ہے۔ یہ لفظ طاع سے نکلا ہے۔ اس کے بنیادی معنی ہیں۔ ''کسی شے کا وسیع ہوجانا'' لفظ اطاعت بھی اسی سے نکلا ہے جس کے بنیادی معنی ہیں ''دل کی کشاد سے کسی کا کام کرنا'' البتہ استطاع یعنی استطاعت کے بنیادی معنی ہیں ''کسی کام کے کرنے کے لئے جن قوتوں، صلاحیتوں اور اسباب و ذرائع کی ضرورت ہوتی ہے ان سب کا موجود ہونا''۔ لہٰذا، جو لوگ حج کرنا چاہتے ہیں انہیں اللہ کے حکم میں لفظ استطاع کے بارے میں بھی آگاہی رکھنی چاہیے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ حج کرنے والا جن بعض صلاحیتوں اور اسباب و ذرائع سے حج پر جارہا ہے یا جارہی ہے وہ آیت 2/177 کے انکار سے یا اُس ذمہ داری کو پورا نہ کرنے سے اسے میسر آئے ہوں)۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٨﴾

98-(چنانچہ ان سے) کہو! کہ اے اہلِ کتاب! تم اللہ کے احکام و قوانین کا انکار کیوں کرتے ہو حالانکہ اللہ تمہارے کاموں پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٩﴾

99-(اور ان سے یہ بھی) کہہ دو! کہ اے اہلِ کتاب! جو شخص ایمان لے آیا ہے تم اسے اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو؟ اور تم اسے ادھر سے ہٹانے کے لئے ٹیڑھی اور غلط راہوں کی طرف دھکیلتے ہو۔ حالانکہ تمہارے (اعمال کے نتائج خود) گواہ ہیں (کہ تم غلط راہ پر چل رہے ہو) اور اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٠﴾

100-اے اہلِ ایمان! اگر تم اہلِ کتاب میں سے کسی گروہ کا بھی کہا ماننے لگ جاؤ گے تو وہ تمہارے ایمان لانے کے بعد پھر تمہیں کفر کی طرف لوٹا دیں گے۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٠١﴾ ع 10 10 1

101-اور (حقیقت یہ ہے کہ) تم کیونکر کفر کرو گے کیونکہ تمہارے سامنے اللہ کے احکام و قوانین پیش کیے جاتے ہیں۔ اور جو شخص اللہ (کے احکام و قوانین) کو مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے تو اسے ضرور ایسی سیدھی و متوازن اور درست راہ کے لئے روشن رہنمائی مل جاتی ہے جو اطمینان بھری منزل کو جاتی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٢﴾

102-لہٰذا، اے وہ لوگو! جو نازل کردہ سچائیوں اور احکام و قوانین کو تسلیم کر کے اطمینان و بے خوفی کی راہ اختیار کر چکے ہو

تو غلط روش کے تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹ جاؤ۔ اور اس طرح چمٹ جاؤ جیسے چمٹنے کا حق ہوتا ہے۔ اور تمہاری موت بھی آئے تو صرف اسی حال پر آئے کہ تم مسلمان ہو۔

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۚ وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا ۚ وَكُنۡتُمۡ عَلٰى شَفَا حُفۡرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَكُمۡ مِّنۡهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۰۳﴾

103- اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور مت فرقہ پرستی اختیار کرو (یعنی تم اجتماعی طور پر اللہ کے نازل کردہ نظام کے ساتھ پوری قوت کے ساتھ وابستہ ہو جاؤ اور قطعی طور پر فرقہ پرستی سے دُور رہو)۔ چنانچہ اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو! جب تم (ایک دوسرے) کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی اور تم اس کی نعمت کے باعث آپس میں بھائی بھائی ہو گئے اور تم (دوزخ) کی آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے پھر اس نے تمہیں اس گڑھے سے بچا لیا۔ (بہرحال) اللہ اس طرح اپنے قوانین وضوابط واضع طور پر بیان کر دیتا ہے تاکہ تم درست وروشن راہ پر چلتے ہوئے اطمینان بھری منزل تک پہنچ جاؤ۔

(نوٹ: یہ آیت ہر اس شخص کے لئے انتہائی تنبیہ ہے جو کسی بھی فرقے پر یقین رکھتا ہے کیونکہ فرقے تفرقے کی براہِ راست سزا جہنم کی آگ اور عذابِ عظیم بتلا دی گئی ہے 3/105)۔

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾

104- (مگر اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ) تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو (انسانوں) کو خوشگواریاں اور آسانیاں پیدا کرنے کی دعوت دے اور ان امور کو عملاً نافذ کرنے کا حکم دے جنہیں قرآن صحیح تسلیم کرتا ہو (المعروف) اور ان سے روکے جو قرآن کے نزدیک ناپسندیدہ ہوں (عن المنکر) (چنانچہ جو یہ راستہ اختیار کرتے ہیں تو یہ) وہی لوگ ہیں جن کی کوششیں کامیاب وبامراد ہوتی ہیں۔

(نوٹ: اگرچہ یہ آیت عام مسلمان کے لئے بھی ہے۔ لیکن یہ خصوصی طور پر ریاست میں اہلِ اقتدار واختیار کے لئے ہے۔ معروف اور منکر کے الفاظ اس آیت میں یامُرون یعنی حکم دینے سے منسلک ہیں جس کی وجہ سے معروف اور منکر کا پیمانہ صرف قرآن ہے۔ لہٰذا، آیت میں اسی حوالے سے ترجمہ کیا گیا ہے)۔

وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ تَفَرَّقُوۡا وَاخۡتَلَفُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۰۵﴾

105- اور (یاد رکھو) کہ تم کہیں ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو واضع اصول وقوانین نازل ہو جانے کے باوجود فرقوں میں

بٹ گئے اور (آپس میں) اختلافات کرنے لگ گئے ۔اور انہی لوگوں کے لئے انتہائی بڑا عذاب ہے۔

يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۱۰۶

106-(بہر حال یہ دونوں گروہ ہمارے سامنے ہیں۔ پہلا گروہ وہ ہوگا کہ) اس دن کئی چہرے (اپنی کامیابیوں اور کامرانیوں سے) چمک رہے ہوں گے (دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا) جن کے چہروں (پر ذلت و رسوائی کی وجہ سے) رنگت ختم ہو چکی ہوگی۔(ان سے پوچھا جائے گا) کیا تم نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کر لینے کے بعد ان سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر لی تھی؟ لہٰذا، جو کفر تم کرتے رہے ہو تو اس کے (عذاب) کا مزہ چکھ لو۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۰۷

107- بہر حال، جن لوگوں کے چہرے روشن ہوں گے تو وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۸

108-(چنانچہ اے رسولؐ! یہ ہیں امتوں کی موت وحیات کے متعلق) وہ ضابطے اور قوانین جنہیں ہم ثابت شدہ حقیقت کے ساتھ تمہارے سامنے بیان کر رہے ہیں (کیونکہ یہ تو بڑا ظلم ہوتا کہ انسان کو ضابطے اور قوانین تو بتلائے نہ جاتے مگر اس کا حساب لے لیا جاتا۔اسی لئے ان کی آگاہی نوعِ انساں کو دے دی گئی ہے۔یہی وجہ ہے) کہ اللہ عالمین پر یعنی اقوامِ عالم پر ظلم نہیں چاہتا۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۱۰۹

ع 11 8 2

109-اور اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔(لہٰذا ، یاد رکھو یہ ضابطے اور قوانین بھی اسی اللہ کی طرف سے ہیں)۔اور تمام معاملات (اپنے اپنے نتائج لیے) واپس اللہ ہی کی طرف جا رہے ہیں (جہاں سزا و جزا کا فیصلہ ہونے والا ہے)۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۱۱۰

110-(کائنات میں تو اللہ کے قوانین وضابطے خود بخود سرگرمِ عمل رہتے ہیں۔لیکن اقوامِ عالم کی رہنمائی کے لئے ، اے اہلِ ایمان) تمہیں بہترین اُمت بنا کر بھیجا گیا ہے تاکہ انسانوں کے لئے (یعنی انسانوں کی بھلائی اور رہنمائی کے لئے) اُن امور کو عملاً نافذ کرنے کا حکم دو جنہیں قرآن صحیح تسلیم کرتا ہو اور ان سے روکو جو قرآن کے نزدیک ناپسندیدہ ہوتے ہیں

کیونکہ تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اور اگر اہلِ کتاب بھی (ان حقائق کو) تسلیم کر لیتے تو یقیناً ان کے لئے بہتر ہوتا۔ (حالانکہ) ان میں سے کچھ ایمان لانے والے بھی ہیں اور ان میں سے اکثر ایسے بھی ہیں جو اللہ کے احکام کی نشو ونما دینے والی حفاظتوں سے نکل کر خرابی کا باعث بننے والے ہوتے ہیں۔

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

111-(لیکن) یہ لوگ (اس مخالفت سے) تمہیں سوائے تکلیف اور پریشانی کے اور کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اور اگر یہ (میدانِ جنگ میں) تم سے جنگ کریں تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے تو پھر ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

112-(تم دیکھتے نہیں ہو کہ) ان پر ذلت چسپاں کر دی گئی ہے (اور یہ کس قدر خواری کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس ذلت سے بچنے کا دنیا میں ان کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے) سوائے اس کے کہ انہیں کہیں اللہ کے عہد سے (یعنی اللہ کی نازل کردہ کتاب کا حامل سمجھ کر) یا لوگوں کے عہد سے (یعنی یا کسی قوم سے انہوں نے معاہدہ کر لیا ہو، اور اس کی وجہ سے انہوں نے ان کی حفاظت کا ذمہ لے لیا ہو، اور یوں انہیں پناہ مل جائے) ورنہ اللہ کا غضب ان کے پیچھے لگا ہوا ہے اور ان پر محتاجی مسلط کر دی گئی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ وہ اللہ کے ضابطوں اور قوانین کا انکار کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل میں حد سے بڑھ گئے تھے (سوچو جو اس درجہ اللہ کے احکام و قوانین کی حدیں توڑنے لگ جائیں تو وہ ذلیل و خوار نہیں ہوں گے تو کیا ہوں گے)۔

لَيْسُوْا سَوَاۗءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

113- مگر سارے اہلِ کتاب برابر نہیں ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو راہِ راست پر قائم ہیں۔ وہ راتوں (کو جاگ جاگ کر اللہ کے ضابطوں اور قوانین کی آگاہی حاصل کرتے ہیں اور پھر ان کے لئے سرِ تسلیم خم کیے رکھتے ہیں (یعنی ان کی پوری پوری اطاعت کرتے ہیں)۔

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

114-وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کو عملاً نافذ کرنے کا حکم دیتے ہیں جنہیں وہ نازل کردہ وحی

کے مطابق سمجھتے ہیں اور ان سے روکتے ہیں جو وحی کے نزدیک ناپسندیدہ ہوتے ہیں۔ اور (نوعِ انسان) کے لئے آسانیاں اور خوشگواریاں پیدا کرنے میں تیزی سے آگے بڑھتے ہیں۔ لہٰذا، یہی وہ لوگ ہیں جو اُن میں شامل ہیں جو سنورنے سنوارنے کے لئے انسانوں کو غلط راستے سے ہٹا کر درست راستے کی طرف لئے چلتے ہیں (صالحین)۔

وَمَا يَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَلَنۡ يُّكۡفَرُوۡهُ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۱۵﴾

115- چنانچہ یہ لوگ جو بھی خیر کا کام کریں گے اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی۔ اور (یاد رکھو کہ) اللہ ایسے لوگوں کو جانتا ہے جو تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹے رہتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡهُمۡ اَمۡوَالُهُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَيۡـــًٔا‌ ؕ وَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۱۶﴾

116- (ان کے برعکس) یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر لی تو نہ اُن کے مال انہیں اللہ (کے عذاب کی گرفت) سے بچا سکیں گے اور نہ اُن کی اولاد (ان کو بچا سکے گی)۔ اور وہی لوگ (دوزخ کی) آگ والے ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

مَثَلُ مَا يُنۡفِقُوۡنَ فِىۡ هٰذِهِ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَثَلِ رِيۡحٍ فِيۡهَا صِرٌّ اَصَابَتۡ حَرۡثَ قَوۡمٍ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَاَهۡلَكَتۡهُ‌ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰـكِنۡ اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾

117- (اُن کے پیشِ نظر صرف دنیاوی زندگی کے مفادات اور اپنی ہی خودغرضانہ ضروریات وآسائشات ہوتی ہیں، چنانچہ) جو مال وہ اس دنیا کی زندگی میں خرچ کرتے ہیں اُس کی مثال اُس ہوا جیسی ہے جو شدت کی سرد ہو اور وہ ایسی قوم کی کھیتی پر جا پڑے جو اپنی ہی شخصیتوں یعنی اپنے آپ کے ساتھ زیادتی و بے انصافی کرنے والی ہو اور وہ اسے تباہ کر دے۔ (ان کی یہ تباہی) ان پر اللہ کے ظلم کا نتیجہ نہیں ہوتی بلکہ وہ خود اپنی جانوں یعنی اپنی شخصیت پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا بِطَانَةً مِّنۡ دُوۡنِكُمۡ لَا يَاۡلُوۡنَكُمۡ خَبَالًا ؕ وَدُّوۡا مَا عَنِتُّمۡ‌ۚ قَدۡ بَدَتِ الۡبَغۡضَآءُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ ۖۚ وَمَا تُخۡفِىۡ صُدُوۡرُهُمۡ اَكۡبَرُ‌ؕ قَدۡ بَيَّنَّا لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ‌ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾

118- (لہٰذا، زندگی کے اصولوں سے آگاہ رہو، اس لئے) اے اہلِ ایمان! تم غیروں کو رازدار نہ بناؤ۔ کیونکہ وہ تمہاری خرابی (کے کسی موقع سے فائدہ اٹھانے میں) کمی نہیں کریں گے۔ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ تمہیں سخت تکلیف پہنچے۔ بُغض کی باتیں تو ان کی زبان پر بے اختیار آجاتی ہیں۔ اور جو (دشمنی) ان کے سینوں یعنی احساسات نے چھپا رکھی ہے وہ

اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ لہٰذا، یہ حقیقت ہے کہ ہم نے تمہارے لئے احکام اور ضابطے واضح کر دیے ہیں تا کہ اگر تم عقل سے کام لو (تو بہتر نتائج حاصل کر سکو)۔

هٰۤاَنۡتُمۡ اُولَاۤءِ تُحِبُّوۡنَهُمۡ وَلَا يُحِبُّوۡنَكُمۡ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡكِتٰبِ كُلِّهٖ‌ۚ وَاِذَا لَقُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوۡا عَضُّوۡا عَلَيۡكُمُ الۡاَنَامِلَ مِنَ الۡغَيۡظِ‌ؕ قُلۡ مُوۡتُوۡا بِغَيۡظِكُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۱۱۹﴾

119-(اور دیکھو ایسا کبھی نہ کرنا کہ تم انہیں راز دار بنا لو، لہٰذا) آگاہ ہو جاؤ! کہ تم وہ لوگ ہو کہ ان سے محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے کوئی محبت نہیں کرتے۔ حالانکہ تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو۔ اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ وہ ایمان لے آئے ہیں مگر جب وہ تنہا ہوتے ہیں (تو شدتِ عداوت سے) تمہارے خلاف غصے میں اپنی انگلیاں چباتے ہیں۔ (چنانچہ اے رسولؐ! ان سے) کہہ دو! کہ جاؤ تم اپنے غصے میں مر مٹو کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ جانتا ہے کہ (تم ظاہر کیا کرتے ہو اور) تمہارے احساسات میں کیا چھپا ہوا ہے۔

اِنۡ تَمۡسَسۡكُمۡ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ وَاِنۡ تُصِبۡكُمۡ سَيِّئَةٌ يَّفۡرَحُوۡا بِهَا ‌ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـــًٔا ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ ﴿۱۲۰﴾

ع 12 11 3

120-(اُن کے باطن کی بُرائی کا یہ حال ہے کہ) اگر تمہیں کوئی متوازن وحسین حالت پیش آ جاتی ہے تو یہ ان لوگوں کو دکھ پہنچاتی ہے۔ اور اگر تم پر کوئی بُری حالت آ پڑتی ہے تو یہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ لیکن اگر تم ثابت قدمی سے ڈٹے رہو اور تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹے رہو تو ان کا فریب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ (کا یہ نظام کہ ہر عمل اپنا نتیجہ اپنے ساتھ لیے پھرتا ہے، وہ) انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

وَاِذۡ غَدَوۡتَ مِنۡ اَهۡلِكَ تُبَوِّئُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مَقَاعِدَ لِلۡقِتَالِ‌ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۙ‏ ﴿۱۲۱﴾

121-اور (یہ سچائی کہ صبر اور تقویٰ کا پھل کیا ہوتا ہے اور ثابت قدمی سے ہٹ جانے کا نتیجہ کیا نکلتا ہے، تو اے رسولؐ! اہلِ ایمان کے سامنے اس موقع کا ذکر کرو) جب تم صبح سویرے اپنے گھر سے نکلے تھے اور (میدانِ جنگ میں) اہلِ ایمان کو جنگ کے لئے جا بجا مامور کر رہے تھے تو اللہ سب کچھ سن رہا تھا اور جانتا تھا۔

اِذۡ هَمَّتۡ طَّآئِفَتٰنِ مِنۡكُمۡ اَنۡ تَفۡشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ‌ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾

122-(اور اُس دن مقابلہ ایسا سخت تھا کہ) اُس وقت تم میں سے دو گروہوں کے دل میں ہمت ہار دینے کا خیال پیدا ہو گیا، حالانکہ اللہ ان کی مدد پر خود موجود تھا۔ بہر حال، اہلِ ایمان کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے تھا۔

وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡـتُمۡ اَذِلَّةٌ ‌ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾

123-اور(ان اہلِ ایمان کو یاد رکھنا چاہیے تھا کہ اس سے پہلے) بدر میں اللہ تمہاری مدد کر چکا تھا۔(حالانکہ اس وقت) تم بالکل بے سروسامان تھے۔لہٰذا، تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹے رہا کرو تا کہ تم شکرگزار بن جاؤ۔

اِذۡ تَقُوۡلُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَلَنۡ يَّكۡفِيَكُمۡ اَنۡ يُّمِدَّكُمۡ رَبُّكُمۡ بِثَلٰثَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ مُنۡزَلِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾

124-(اور اے رسولؐ! اہلِ ایمان کو یہ بھی یاد دلاؤ کہ) جب تم اہلِ ایمان سے کہہ رہے تھے! کہ کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ تمہارا نشوونما دینے والا پروردگار، تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمہاری مدد کرے گا۔(چنانچہ اہلِ ایمان کو ہر صورت اللہ پر مکمل اعتماد کرنا چاہیے تھا)۔

بَلٰٓى ۙ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا وَيَاۡتُوۡكُمۡ مِّنۡ فَوۡرِهِمۡ هٰذَا يُمۡدِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ بِخَمۡسَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ مُسَوِّمِيۡنَ ﴿۱۲۵﴾

125-بہرحال،(اے اہلِ ایمان! یاد رکھو کہ جب کبھی ایسا ہو کہ دشمن تم پر کسی وقت پورے جوش وخروش سے حملہ آور ہو جائے تو پھر) ایسا کرنا کہ ثابت قدمی سے ڈٹے رہنا اور تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹے رہنا(اگر ایسا کرو گے) تو تمہارا رب ایسے پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا جو نشان والے ہوں گے(یعنی جن کا مقصد دشمن کو تباہ کرنا ہوگا)۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشۡرٰى لَـكُمۡ وَلِتَطۡمَئِنَّ قُلُوۡبُكُمۡ بِهٖ‌ ؕ وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ۙ‏ ﴿۱۲۶﴾

126-اور(اے اہلِ ایمان) اللہ نے(یہ بات تمہیں اس لئے بتا دی ہے) تا کہ یہ تمہارے لئے خوشخبری بنے اور اس لئے کہ تمہارے قلب اطمینان سے بھر جائیں۔(مگر یاد رکھو کہ) مدد صرف اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے جو لامحدود غلبے والا اور حقائق کی باریکیوں کے مطابق فیصلے کرنے والا ہے۔

لِيَقۡطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَوۡ يَكۡبِتَهُمۡ فَيَنۡقَلِبُوۡا خَآئِبِيۡنَ ﴿۱۲۷﴾

127-(اور اللہ کی اس طرح کی مدد کا) مقصد یہ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی ہے تو ان کے ایک گروہ کو کاٹ دیا جائے تا کہ وہ ناکام ونامراد واپس لوٹ جائیں۔

لَيۡسَ لَكَ مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ اَوۡ يَتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ اَوۡ يُعَذِّبَهُمۡ فَاِنَّهُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾

128-(چنانچہ اے اہلِ ایمان یاد رکھو کہ! اللہ کے فیصلہ کے اختیارات میں کسی کا کوئی دخل نہیں ہے۔اس لئے) تمہارا اس معاملہ سے کوئی تعلق نہیں، چاہے تو اللہ انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ وہ زیادتی و

بے انصافی کے مجرم ہیں۔

13 ع 9 4

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾

129-اور (اللہ کے فیصلے کے اختیارات میں کسی کا بھی کوئی دخل نہیں ہے۔ کیونکہ) اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ وہ جسے مناسب سمجھتا ہے اسے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے کیونکہ وہ سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾

130-(بہر حال، جہاد کا مقصد خارجی اور باطنی تخریبی قوتوں کو شکست دینا ہے، اس لئے ربٰوا جو اندرونی تخریبی قوت ہے اسے ختم کرنا ضروری ہے)۔ اے اہلِ ایمان! ربٰوا کو دوگنا چوگنا کر کے مت کھاؤ (کیونکہ اللہ ربٰوا کو مٹانے کا حکم دیتا ہے 2/276) اور تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹ جاؤ تا کہ تمہاری کوششیں کامیاب اور بامراد ہو سکیں۔

(**نوٹ:** آیت 2:275 میں ربوا کو حرام قرار دیا ہے اور بیع حلال قرار دیا ہے۔ لفظ ربوا کا مادہ (ر ب و) ہے۔ اِس کے بنیادی مطالب ہیں: زیادہ ہونا۔ اضافہ۔ پھولنا۔ بڑھنا۔ قرآن کے حوالے سے ربوا کا مطلب ہے دولت میں ایسے طریقے یا طریقوں سے اضافہ کرنا جو نازل کردہ احکام وقوانین کے خلاف ہوں۔ یہ ریاست کا فرض ہے کہ وہ آئینی طور پر بالکل غیر مبہم طریقے سے نکھار کر واضح کر دے اور طے کر دے کہ کیا کچھ ربوا میں شامل ہے اور کیا کچھ ربوا میں شامل نہیں ہے کیونکہ قرآن نے ربوا کو ہر لحاظ سے حرام قرار دے رکھا ہے۔ لہٰذا اگر حکمران ربوا سے آزاد دولت کا نظام قائم نہیں کرتا اور رعایا اِس اُلجھن میں مبتلا رہتی ہے کہ کیا کچھ ربوا میں شامل ہے اور کیا کچھ نہیں تو وہ بھی اِس گناہ اور ذمہ داری میں مرکزی طور پر سب سے زیادہ حصہ دار ہوگا۔

لفظ بیع کا مادہ (ب ی ع) ہے۔ اِس کا بنیادی مطلب ہے کسی شے کو فروخت کر دینا یا خرید لینا یعنی خرید وفروخت۔ اِس کا مطلب باہمی معاہدہ بھی ہے۔ لفظ بیعت بھی اِسی سے نکلا ہے۔ آیت 24:37 میں بیع کے ساتھ تجارۃ یعنی تجارت کا لفظ آیا ہے۔ تجارۃ کا مادہ (ت ج ر) ہے۔ اِس کا بنیادی مطلب ہے سوداگری یا کاروبار یعنی نفع کمانے کے لئے سرمایہ کاری کرنا مگر وہ نہ ربوا کے لئے ہو اور نہ ہی جوئے وغیرہ کے لئے یعنی نازل کردہ احکام وقوانین کے خلاف نہ ہو)۔

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْۤ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾

131-اور تباہ کن نتائج کی اس آگ سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹ جاؤ جو ان کے لئے تیار کی گئی ہے جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

132-(لہٰذا، تم غلط نظامِ زندگی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو) اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے رہو (یعنی اللہ کے اس نظامِ زندگی کی اطاعت کرو جسے اس کے رسولؐ نے متشکل کیا) تا کہ اللہ قدم بہ قدم تمہاری مدد و رہنمائی کرتے ہوئے تمہیں تمہارے کمال تک لے جائے۔

وَسَارِعُوۡۤا اِلٰى مَغۡفِرَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ۝۱۳۳

133-اور (اس طرح) اپنے نشو و نما دینے والے کی حفاظت حاصل کرنے کے لئے اور اس کی جنت حاصل کرنے کے لئے جدوجہد تیز کر دو۔ (ایسی جنت) جس کی وسعت میں سب آسمان اور زمین آ جاتے ہیں۔ اور یہ ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو خود پر اس قدر اختیار حاصل کر لیتے ہیں کہ تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام و قوانین سے چمٹے رہتے ہیں (متقین)۔

الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝۱۳۴

134-(اور یہ جنت ہے) ان لوگوں (کے لئے) جو خوشحالی اور تنگ دستی (دونوں حالتوں میں جو کچھ میسر ہوا سے حقیقی ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے) کھلا رکھتے ہیں اور اپنے غصے کو ضبط کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور انسانوں سے (ان کی غلطیوں اور خطاؤں پر) درگذر کرنے والے ہیں۔ اور اللہ ایسے لوگوں سے محبت کرتا ہے جو حقیقی ضرورت مندوں کو عدل سے بڑھ کر دینے والے اور زندگی میں حسن و توازن پیدا کرنے کی تگ و دو کرنے والے ہوتے ہیں (محسنین)۔

وَالَّذِيۡنَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسۡتَغۡفَرُوۡا لِذُنُوۡبِهِمۡ ۖ وَمَنۡ يَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰهُ ۖ وَلَمۡ يُصِرُّوۡا عَلٰى مَا فَعَلُوۡا وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ۝۱۳۵

135-اور (اس جنت کے حقدار) ایسے لوگ ہیں کہ اگر ان سے کوئی فحش سرزد ہو جائے یا اپنی ذات پر زیادتی و بے انصافی کر بیٹھیں تو اللہ کے ذکر (سے مدد لیتے ہیں)۔ اور اپنے گناہوں سے محفوظ ہونے اور اللہ کی حفاظت حاصل کرنے کے لئے (التجائیں) کرتے ہیں۔ (یاد رکھو کہ) صرف اللہ ہی گناہوں سے محفوظ کر کے حفاظت میں لے سکتا ہے۔ اور (ان کی درست روش یہ ہے کہ) پھر جو وہ گناہ کر بیٹھے ہیں تو اس پر اڑے نہیں رہتے (بلکہ دُرست راہ پر زندگی گزارنے لگ جاتے ہیں)۔

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَجَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ وَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِيۡنَ ۝۱۳۶

136-یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی جزا اُن کے رب کی طرف سے یہ ہے کہ وہ انہیں اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے اور

ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے نیچے ندیاں رواں ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔نعمتوں کا یہ وہ صلہ ہے جو ایسے اعمال کرنے والوں کو ان (کے بدلے میں ملے گا جو اللہ کے احکام وقوانین کے مطابق ہوں گے)۔

قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ سُنَنٌ ۙ فَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۱۳۷﴾

137-(چنانچہ جو کچھ بیان کیا جا رہا ہے وہ اللہ کے نئے اصول یا ضابطے نہیں ہیں، بلکہ) حقیقت یہ ہے کہ تم سے پہلے (بھی بہت سی اقوام اپنے اپنے) ضابطوں کے نظام لیے گذر چکی ہیں۔لہٰذا تم زمین میں چلا پھرا کرو اور دیکھا کرو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوۡعِظَةٌ لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۳۸﴾

138-(یاد رکھو کہ یہ ضابطۂ حیات کسی مخصوص فرد یا قوم کے لئے نہیں ہے بلکہ) یہ نوعِ انسان کے لئے بیان کیا جا رہا ہے اور (ان کے لئے یہ ایسی) درست وروشن رہنمائی ہے جو بھٹکنے کی مصیبتوں سے بچا لیتی ہے۔اور وہ لوگ جو خود پر اس قدر اختیار حاصل کر لیتے ہیں کہ تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹے رہتے ہیں تو یہ ان کے لئے سبق آموز آگاہی ہے۔

وَلَا تَهِنُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳۹﴾

139-چنانچہ (دکھائی گئی درست وروشن راہ پر جدوجہد کرتے کرتے اگر کبھی ناسازگار حالات پیدا ہو جائیں) تو تم ہمت نہ ہارنا، پچھتاوں اور غم میں مبتلا نہ رہنا۔اور اگر ایمان رکھتے ہو (تو یاد رکھو کہ پھر) تم ہی غالب آؤ گے۔

اِنۡ يَّمۡسَسۡكُمۡ قَرۡحٌ فَقَدۡ مَسَّ الۡقَوۡمَ قَرۡحٌ مِّثۡلُهٗ ؕ وَتِلۡكَ الۡاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيۡنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعۡلَمَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَيَتَّخِذَ مِنۡكُمۡ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيۡنَ ۙ﴿۱۴۰﴾

140-(یہ بھی یاد رکھو کہ مخالف قوتوں کے ساتھ تصادم میں ایسا ہوتا ہے کہ) اگر تمہیں کوئی زخم لگا ہے تو ان لوگوں کو بھی اسی طرح کا زخم لگ چکا ہے اور انسانوں کے درمیان ہم دنوں کو پھیرتے چلے جاتے ہیں۔(چنانچہ یہ گردشِ ایام) اس لئے ہے کہ اللہ اہلِ ایمان کی پہچان کرا دے (کہ کون اپنے دعویٰ میں سچا ہے) اور (یوں) تم میں سے بعض کو شہادت کا رتبہ عطا کر دے۔اور (یہ حقیقت ہے کہ) اللہ ایسے لوگوں سے محبت نہیں کرتا جو دوسروں کے حقوق کم کر کے یا ان سے انکار کر کے زیادتی و بے انصافی کرنے کے مجرم بنتے ہیں۔

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَيَمۡحَقَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۴۱﴾

141-اور یہ اس لئے ہے کہ (ٹکراؤ اور تصادم کے نتیجے میں) اللہ اہلِ ایمان کو پاک صاف کر کے نکھار دے اور اہلِ کفر کو

مٹا دے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

142-(چنانچہ یہ ہے وہ اصول جس کے مطابق اُمتیں نکھرتی یا مٹ جاتی ہیں۔ لہٰذا) کیا تم یہ گمان کیے ہوئے ہو کہ تم یونہی جنت میں چلے جاؤ گے۔ حالانکہ ابھی اللہ نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو پرکھا ہی نہیں ہے اور نہ ہی ان کو جانچا ہے جو ثابت قدمی سے ڈٹے رہنے والے ہیں۔

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۠ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ ع

ع 14 14 5

143- بہر حال (اس سے پہلے، تمہیں یہ اصول بتلا دیا گیا تھا کہ اچھائی کے ساتھ زندہ وہی رہتا ہے جو مرنے کے لئے تیار رہو (2/243) اور اس اصول کے مطابق) یقیناً تُم اس کا (یعنی جہاد کا) سامنا کرنے سے پہلے (شہادت کی) موت کی تمنا کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اب تم نے اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا ہے (کہ جہاد کے لئے تیار رہنا زندگی کے امن اور حسن کے لئے کس قدر ضروری ہے)۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْــًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

144- اور (موت کے سلسلے میں ایک اور اصول یاد رکھو کہ زندگی اور موت اور اس کی قوت کا راز نازل کردہ نظامِ حیات کے استحکام میں ہے نہ کہ اس رسولؐ کے زندہ رہنے میں جس پر یہ نازل ہوا۔ چنانچہ) محمد تو صرف اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ تم سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں۔ لہٰذا (اے اہلِ ایمان) اگر (تمہارا رسولؐ) وفات پا جائے یا شہید کردیا جائے (تو کیا تم) الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔ اور (یاد رکھو کہ) جو کوئی اپنے الٹے پاؤں پھرے گا تو وہ اللہ کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا۔ اور (یہ بھی یاد رکھو کہ) وہ وقت دُور نہیں جب اللہ شکر کرنے والوں کو صلہ عطا کرے گا۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

145- اور (یہ حقیقت ہے کہ) کوئی ذی حیات اللہ کے حکم کے بغیر مر نہیں سکتا۔ (اس کے لئے) وقت لکھا گیا ہوتا ہے۔ اور جو شخص دنیا کا ہی ثواب چاہتا ہے یعنی اپنے اعمال کا نتیجہ دنیا میں ہی لینا چاہتا ہے تو ہم اسے اِس میں ہی دے دیتے ہیں اور جو آخرت کے ثواب کا ارادہ رکھتا ہے تو ہم اسے اس میں ہی دے دیتے ہیں۔ اور (یہ بھی حقیقت ہے کہ) وہ وقت دُور نہیں جب ہم شکر کرنے والوں کو صلہ عطا کردیں گے۔

وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ نَّبِىٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوۡنَ كَثِيۡرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَهُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوۡا وَمَا اسۡتَكَانُوۡا ‌ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۴۶﴾

146-اور (یہ بات کہ اے محمدؐ! نازل کردہ نظامِ حیات کے مخالفین کا مقابلہ کرنا ہوگا، کوئی نئی بات نہیں کیونکہ تم سے پہلے) کتنے ہی ایسے نبی ہو گزرے ہیں، جن کے ساتھ بہت سے ایسے تھے جو رب سے محبت کرنے والے تھے جنہوں نے ان سے مل کر جہاد کیا۔ اللہ کی اس راہ میں انہیں جو تکالیف پیش آئیں ان سے نہ تو ان کے ارادوں میں لغزش آئی نہ ان میں کمزوری پیدا ہوئی (نہ ہی وہ مسلسل محنت سے تھک کر ہمت ہار گئے) اور نہ ہی انہوں نے ہتھیار رکھ دیے۔ (وہ ان تمام مشکلوں میں ڈٹے رہے)۔ چنانچہ اللہ ایسے ہی ثابت قدم رہنے والوں اور ڈٹ جانے والوں سے محبت کرتا ہے۔

وَمَا كَانَ قَوۡلَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡا رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِىۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۴۷﴾

147-اور (یہ لوگ اپنے ارادوں کے ساتھ آگے بڑھتے رہے۔ ان کی زبانوں پر) اِس التجا کے علاوہ کچھ نہ تھا کہ، اے ہمارے نشوونما دینے والے! ہمیں ہمارے گناہوں سے محفوظ کرکے اپنی حفاظت میں لے لے اور ہمارے معاملات میں جو ہم سے زیادتی ہوگئی ہے (اس سے محفوظ کرکے ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے)۔ اور ہمیں ثابت قدم رکھنا اور اس قوم کے مقابلے میں ہمارا مددگار رہنا جس نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کرکے سرکشی اختیار کر رکھی ہے۔

فَاٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا وَحُسۡنَ ثَوَابِ الۡاٰخِرَةِ‌ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۴۸﴾ ع 15 5 6

148-چنانچہ اللہ نے انہیں دنیا میں بھی خوشگوار نتائج سے نوازا اور آخرت میں بھی وہ حسین وخوشگوار نتائج سے نوازے گئے۔ اور اللہ ایسے لوگوں سے محبت کرتا ہے جو عدل سے بڑھ کر ضرورت کے مطابق دینے والے ہوں اور زندگی میں حسن وتوازن کے لئے تگ ودو کرتے رہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِيۡعُوا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يَرُدُّوۡكُمۡ عَلٰٓى اَعۡقَابِكُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ ﴿۱۴۹﴾

149-(لہٰذا) اے اہلِ ایمان! اگر تم نے کافروں کا کہا مانا تو وہ تمہیں الٹے پاؤں (کفر کی جانب) پھیر دیں گے۔ اور پھر تم واپس نقصان اٹھاتے ہوئے اپنی ایڑیوں پر پلٹ آؤ گے۔

بَلِ اللّٰهُ مَوۡلٰٮكُمۡ‌ ۚ وَهُوَ خَيۡرُ النّٰصِرِيۡنَ ﴿۱۵۰﴾

150-اس لئے (یاد رکھو) کہ اللہ ہی تمہارا مولا ہے یعنی مددگار ساتھی ہے اور وہی (کامیابی وکامرانی کے لئے) نصرتیں عطا کرنے والا ہے۔

سَنُلۡقِىۡ فِىۡ قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الرُّعۡبَ بِمَاۤ اَشۡرَكُوۡا بِاللّٰهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا ‌ۚ وَمَاۡوٰٮهُمُ النَّارُ‌ ؕ وَبِئۡسَ مَثۡوَى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۵۱﴾

151-(چنانچہ) وہ وقت دور نہیں جب ہم کافروں کے دلوں میں تمہارا رعب ڈال دیں گے۔ اور وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اس چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرا لیا ہے جس کے لئے اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی۔ لہٰذا، ان کا ٹھکانہ (دوزخ) کی آگ ہے۔ اور یہ ایسے لوگوں کا بُرا ٹھکانہ ہے جو (اللہ) کے حقوق کم کر کے یا ان سے انکار کر کے زیادتی و بے انصافی اور ناحق جبر و تشدد کے مجرم بنتے ہیں۔

وَلَقَدۡ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعۡدَهٗۤ اِذۡ تَحُسُّوۡنَهُمۡ بِاِذۡنِهٖ‌ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلۡتُمۡ وَتَنَازَعۡتُمۡ فِى الۡاَمۡرِ وَعَصَيۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَرٰٮكُمۡ مَّا تُحِبُّوۡنَ‌ ؕ مِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الدُّنۡيَا وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الۡاٰخِرَةَ ‌ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمۡ عَنۡهُمۡ لِيَبۡتَلِيَكُمۡ‌ۚ وَلَقَدۡ عَفَا عَنۡكُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۵۲﴾

152-اور یہ حقیقت ہے کہ (صرف دنیا کے مفادات پر نگاہ رکھنے سے کس قدر خسارا اٹھانا پڑتا ہے اس کا مشاہدہ، اے اہلِ ایمان! تم ایک جنگ میں کر چکے ہو۔ یعنی) اللہ نے تمہیں اپنا وعدہ سچ کر دکھایا جب تم اللہ کے حکم سے انہیں یعنی دشمن کو تہ تیغ کر رہے تھے یہاں تک کہ تم نے بزدلی دکھا دی اور (اپنے رسولؐ کے) حکم کے بارے میں جھگڑنے لگ گئے اور تم نے اس کے بعد (ان کی) نافرمانی کی، جبکہ اللہ نے تمہیں وہ (فتح بھی) دکھا دی ہوئی تھی جو تم چاہتے تھے۔ (کیا تم نے غور کیا کہ اُس وقت) تم میں سے کوئی دنیا کا خواہشمند بن چکا تھا۔ (نتیجہ یہ ہوا کہ) پھر اس نے تمہیں ان سے (کمزرو کر کے) پھیر دیا تا کہ وہ تمہیں آزمائے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ (اس کے باوجود) اس نے تم سے درگزر کیا اور (وجہ یہ ہے کہ) اللہ ایمان پر قائم رہنے والوں کو خوشگواریوں کی فراوانیاں دینے والا ہے۔

اِذۡ تُصۡعِدُوۡنَ وَلَا تَلۡوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوۡلُ يَدۡعُوۡكُمۡ فِىۡۤ اُخۡرٰٮكُمۡ فَاَثَابَكُمۡ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّـكَيۡلَا تَحۡزَنُوۡا عَلٰى مَا فَاتَكُمۡ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵۳﴾

153-(اس لئے) تم وہ وقت بھی یاد کرو کہ جب اونچائی کی جانب بھاگے جا رہے تھے اور مڑ کر بھی کسی کو نہ دیکھتے تھے۔ حالانکہ تمہارا رسول اس جماعت میں (کھڑا) جو تمہارے پیچھے (ثابت قدمی سے حالات کا مقابلہ) کر رہی تھی، تمہیں آوازیں دے رہا تھا۔ (یہ تھی تمہاری حالت! اس لئے) پھر اس نے تمہیں غم پر غم دیے (تا کہ تمہاری تربیت ہو جائے۔ اور) تا کہ تم اس پر جو تمہارے ہاتھ سے جاتا رہا اور اس مصیبت پر جو تم پر آن پڑی تھی، تم رنج نہ کرو۔ مگر (یاد رکھو کہ) تم جو کچھ بھی کام کرتے ہو اللہ کو اس کی پوری پوری خبر ہوتی ہے۔

ثُمَّ اَنۡزَلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ الۡغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغۡشٰى طَآئِفَةً مِّنۡكُمۡ‌ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدۡ اَهَمَّتۡهُمۡ اَنۡفُسُهُمۡ يَظُنُّوۡنَ بِاللّٰهِ

غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا ۗ قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٥٤﴾

154-ایک بار پھر (رسولؐ کی اس آواز میں چھپے ہوئے عزم نے میدانِ جنگ کا نقشہ بدل دیا اور) غم وحزن کے بعد تم پر غنودگی کی صورت میں بے خوفی اور اطمینان کی حالت نازل کردی گئی جو تم میں سے ایک جماعت پر چھا گئی۔اور ایک گروہ کو جنہیں اب بھی اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے (وہ اطمینان کی حالت سے محروم رہے)۔ان کے (دل) جاہلیت کے گمانوں کی بناء پر اللہ کے بارے میں نادرست خیالات کی (اماجگاہ بن) چکے تھے۔کبھی وہ کہتے! (کہ جنگ کے معاملات میں) ہمارا بھی کچھ (اختیار) ہونا چاہیے تھا۔(حالانکہ انہیں معلوم ہونا چاہیے تھا کہ اس قسم کے فیصلے کسی فرد یا گروہ کی مرضی سے نہیں ہوتے، بلکہ) ایسے معاملات کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے یعنی اللہ کے قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔چنانچہ وہ اپنے دلوں میں وہ باتیں چھپائے ہوئے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں ہونے دیتے۔(اور وہ) کہتے ہیں! کہ اگر اس معاملے میں ہمارا بھی کچھ اختیار رہوتا تو ہم اس جگہ قتل نہ کیے جاتے۔(اے رسولؐ! ان سے) کہہ دو! کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے، تب بھی جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا وہ ضرور اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل کر آ جاتے اور یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے، اللہ اسے آزمائے۔اور جو (وہم وگمان) تمہارے قلب میں ہیں انہیں صاف کردے۔اور (یاد رکھو کہ) اللہ احساسات کی آماجگاہ میں ابھرنے والی ہر بات کو جانتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٥٥﴾

ع 16 7 7

155-(اور اے اہلِ ایمان اس پر بھی غور کرو۔اور) یہ حقیقت ہے کہ اس دن جب دونوں فوجیں آپس میں گتھم گتھا ہوگئی تھیں تو تم میں سے جو لوگ بھاگ کھڑے ہوئے تھے، تو انہیں محض شیطان نے پھسلا دیا تھا (اور ان کے قدم ڈگمگا گئے تھے، اور یہ) ان کے کسی عمل کے باعث جس کے وہ مرتکب ہوئے تھے (ایسا ہوا تھا مگر) یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ نے ان سے درگذر کیا کیونکہ یقیناً اللہ (خطاؤں سے درگزر کرکے) حفاظت میں لے لینے والا ہے اور ذرا ذرا سی باتوں پر گرفت کرنے کی بجائے سنور نے والوں کو مہلت فراہم کرنے والا ہے (حلیم)۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى لَوْ كَانُوا عِنْدَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

بَصِيۡرٌ ﴿۱۵۶﴾

156-(لہٰذا) اے اہلِ ایمان! تم ان کافروں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے ان بھائیوں کے بارے میں جو کہیں سفر پر گئے ہوئے ہوں یا جہاد کر رہے ہوں (اور وہ وہاں مر جائیں) تو یہ کہتے ہیں کہ! اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل کیے جاتے۔ لیکن (اس قسم کے لوگ جب ان لوگوں کو دیکھتے ہیں جو اللہ پر بھروسہ کیے ہوئے زندگی کے خطرات کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہوتے ہیں تو ان کی اس زندگی کے قابلِ رشک نتائج) کو اللہ اُن کے دلوں میں حسرت بنا کر رکھ دیتا ہے۔ اور (اے یقین کرنے والو اس حقیقت پر یقین کر لو کہ) اللہ ہی زندگی عطا کرتا ہے اور اللہ ہی موت طاری کرتا ہے۔ چنانچہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہوتا ہے یعنی اللہ کے قوانین اُسے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

وَلَئِنۡ قُتِلۡتُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَوۡ مُتُّمۡ لَمَغۡفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحۡمَةٌ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾

157- بہر حال، اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کر دیے جاؤ یا تمہیں موت آ جائے تو اللہ کی مغفرت اور رحمت اس (مال و دولت) سے کہیں بہتر ہے جس کو تم جمع کرتے رہتے ہو (اور جو آخرت میں تمہاری کچھ بھی مدد نہیں کر سکے گی)۔

وَلَئِنۡ مُّتُّمۡ اَوۡ قُتِلۡتُمۡ لَاِلَى اللّٰهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾

158-اور اگر تم مر جاؤ یا مارے جاؤ تو تم یقیناً اللہ ہی کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔

فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنۡتَ لَهُمۡ ۚ وَلَوۡ كُنۡتَ فَظًّا غَلِيۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِكَ ۖ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَشَاوِرۡهُمۡ فِى الۡاَمۡرِ ۚ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَوَكِّلِيۡنَ ﴿۱۵۹﴾

159-(لہٰذا، یہ تو ہے انسانوں کے گمان اور ایمان کی حالت۔ لیکن اے رسولؐ) یہ تو اللہ کی تمہارے کمال کے لئے قدم بہ قدم مدد و رہنمائی ہے کہ تم ان کے لئے بڑے نرم مزاج ہو، ورنہ! اگر تم تُند خُو اور سنگ دل ہوتے (اور انسانی کمزوریوں کے لئے رعایت کا تمہارے دل میں نرم گوشہ نہ ہوتا) تو تمہارے ارد گرد (رہنے والے یہ پیرو کار تم سے الگ ہو کر) منتشر ہو چکے ہوتے۔ اس لئے تم ان سے درگذر کیا کرو اور ان کے لئے (اللہ سے) حفاظت مانگا کرو اور معاملات میں ان سے مشورہ کیا کرو۔ (لیکن نرم دل ہونے سے یہ مراد نہیں کہ تم ذرا ذرا سی بات پر متاثر ہو کر فیصلے بدل لو بلکہ عزم پختہ رکھو) پھر جب تم پختہ ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کیا کرو یعنی اللہ کے قوانین پر بھروسہ کیا کرو کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ بھروسہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(**نوٹ**: یہ آیت 3/159 آگاہی دیتی ہے کہ حکمران کو یا کمانڈر کو یا لیڈر کو مندرجہ ذیل عوامل کا مالک ہونا چاہیے: اپنے منصب سے متعلق صفات میں با کمال، تندخُو و سنگ دل ہونے کی بجائے نرم مزاج مگر با وقار و عادل، چھوٹی موٹی خطاؤں سے درگزر

کرنے والا، اپنے ماتحتوں یا اپنی رعایا سے اس قدر محبت کرنے والا کہ اُن کے لئے اللہ سے حفاظت کی التجا کرنے والا، معاملات میں مکمل مشورہ کر کے حقائق کو چھان پھٹک کر فیصلے کرنے والا، پختہ ارادہ کرنے والا۔ یہ سب عوامل کو پورا کر لینے کے بعد اللہ پر مکمل بھروسہ کرنے والا۔ اور اللہ کی محبت حاصل کرنے کی دُعا کرتے رہنے والا)۔

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

160-(اور یہ بھی یاد رکھو کہ) اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ اور اگر وہ تمہیں بے سہارا چھوڑ دے تو پھر کون ایسا ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے۔ (اس لئے ہر حال میں) اہلِ ایمان کو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔

وَمَا كَانَ لِنَبِىٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

161-اور (یاد رکھو کہ جو قانون وضابطہ کسی نبی کے ذریعے دیا گیا اس کی صداقت میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہوسکتا اس لئے کہ) کسی نبی سے ایسا ممکن ہی نہیں کہ وہ (اپنی وحی میں) کچھ چھپائے۔ اور جو کوئی (کسی کا حق) چھپاتا ہے تو قیامت کے دن وہ اسے لانا پڑے گا جو اس نے چھپایا تھا۔ پھر ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان کے ساتھ زیادتی و بے انصافی نہیں کی جائے گی۔

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾

162-(چنانچہ تم زندگی کے حقائق پر غور کرو کہ) بھلا وہ شخص جو اللہ کی مرضی کے تابع ہو گیا، اس شخص کی طرح کیسے ہوسکتا ہے جو اللہ کا غضب لیے ہوئے واپس آیا۔ اس کا مقام جہنم ہے اور کیسی بُری ہے یہ منزل (جہاں انسان کی بے راہ روی اسے پہنچا دیتی ہے)۔

هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾

163-(ان جہنم والوں کے برعکس، جو لوگ اللہ کی مکمل اطاعت کرنے والے ہوں گے تو) اللہ کے نزدیک ان کے درجات (ان کی کوششوں اور کاموں کی بنیاد پر طے ہو جائیں گے 6/132) کیونکہ اللہ ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾

النصف

164-یہ حقیقت ہے کہ اللہ نے اہلِ ایمان پر بڑا احسان کر رکھا ہے کہ ان میں، انہی میں سے رسول بھیجا جو ان کے سامنے نازل کردہ احکام وقوانین بیان کرتا ہے اور ان کی صلاحیتوں کی نشوونما کرتا ہے۔ اور انہیں ضابطہءحیات

کی تعلیم دیتا ہے اور حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نا درست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنا (سکھاتا ہے)۔ اور (یہ بھی حقیقت ہے کہ) اس سے پہلے یہ لوگ صاف طور پر راستے سے بھٹک چکے تھے (اور تباہی کی طرف بڑھے جا رہے تھے)۔

أَوَلَمَّآ أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ هُوَ مِنْ عِندِ أَنفُسِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٦٥﴾

165- بہر حال (نازل کردہ نظامِ حیات کو قائم کرنے کے لئے تمہیں مخالف قوتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس سلسلے میں اصول یہ ہیں کہ جنگِ بدر میں تم نے مکمل اطاعت کی تو دشمن کو شکست ہوئی۔ جنگِ اُحد میں نافرمانی کی کوتاہی کی تو جیتا ہوا مرحلہ پسپائی میں بدلا۔ لہٰذا اس پر غور کرو کہ) کیا جب تمہیں ایک مصیبت آ پہنچی حالانکہ تم اس سے دو چند (دشمن کو) پہنچا چکے تھے تو تم کہنے لگے! کہ یہ کہاں سے آ پڑی؟ (لیکن اے رسولؐ! ان کو آگاہی دے دو اور) کہہ دو کہ یہ تمہاری اپنی ہی طرف سے ہے۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ نے ہر چیز پر اس کی مناسبت اور توازن کے پیمانے قائم کر رکھے ہیں۔

وَمَآ أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٦٦﴾

166- چنانچہ (اسی جنگِ اُحد میں) جب اُس دن دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو اللہ کے اسی قانون کے تحت (تمہیں نقصان اٹھانا پڑا)۔ اور (یہ اس لئے ہوا) تاکہ وہ اہلِ ایمان کو معلوم کرا دے (کہ کون اطاعت کے دعوے میں سچا ہے)۔

وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا ۖ قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنَاكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ﴿١٦٧﴾

167- اور ایسے لوگوں کی بھی پہچان کرا دے جو منافق ہیں۔ اور جب ان سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں جنگ کرو یا (دشمن کے حملے کا) دفاع کرو تو کہنے لگے! کہ اگر ہم جانتے کہ (کسی طور طریقے کی) لڑائی ہوگی تو ضرور تمہارے پیچھے پیچھے چلتے۔ (لیکن حقیقت یہ ہے کہ) وہ اس دن ایمان کی نسبت کفر کے زیادہ قریب تھے۔ وہ اپنے منہ سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے قلب میں نہیں ہوتیں۔ مگر اللہ کو (ان باتوں) کا علم ہے جو وہ چھپا رہے ہیں۔

الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٦٨﴾

168- (چنانچہ یہ) وہی لوگ ہیں جو خود تو بیٹھے رہے۔ اور ان کے جو بھائی بند (لڑنے گئے اور مارے گئے تو) ان کے

متعلق انہوں نے کہہ دیا! کہ اگر وہ ہماری بات مان لیتے تو نہ مارے جاتے ۔ ان سے کہو! کہ اگر تم (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو تو خود تمہاری موت جب آئے گی تو اپنے آپ کو بچا لینا۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ﴿۱۶۹﴾

169-اور (ان کوتاہ اندیشوں کو کیا خبر کہ موت اور زندگی کسے کہتے ہیں۔ ان سے کہو کہ) جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں تو ان کے متعلق یہ گمان بھی نہ کرنا کہ وہ مارے گئے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے نشو ونما دینے والے پروردگار کے نزدیک زندہ ہیں اور انہیں زندگی کی نشو ونما کا سامان میسر کیا جاتا رہتا ہے۔

فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

170-(اور وہاں) ان لوگوں کو اللہ نے اپنی جن خوشگواریوں اور فضیلتوں سے نوازا ہے ان پر وہ بہت خوش ہیں اور وہ اس پر اور بھی خوش ہیں کہ ان پچھلوں سے بھی جو اُن سے نہیں مل سکے (یعنی وہ لوگ جو ان کی طرح کے ہیں مگر ابھی دنیا میں ہی موجود ہیں) تو ان پر بھی نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ غم۔

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع 17 16 8

171-اور یہ لوگ ان نعمتوں سے جن سے اللہ نے انہیں نوازا ہے اور ان خوشگواریوں اور فضیلتوں سے جو انہیں وہاں میسر ہیں بے حد خوش ہیں۔ اور وہ (دیکھ چکے ہیں کہ) اس میں کوئی شک وشبہ ہی نہیں کہ اللہ ایسے لوگوں کے اجر ضائع نہیں کرتا جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کر کے اطمینان و بے خوفی کی راہ اپنا رکھی ہے۔

(نوٹ: آیات 169 تا 171 میں حیات یعنی زندگی کے بارے میں انسان کو کچھ آگاہی دی گئی ہے۔ یہ آگاہی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں ہے۔ ایک تو یہ کہ موت زندگی کو ختم نہیں کرتی بلکہ اس جسم کو زندگی سے محروم کر دیتی ہے جس پر موت طاری ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ انسانی زندگی نشو ونما کی محتاج ہے۔ تیسرے یہ کہ زندگی کی نشو ونما ان چیزوں سے نہیں ہوتی جن سے جسم نشو ونما حاصل کرتا ہے۔ چوتھے یہ کہ زندگی کی نشو ونما اللہ کے احکام وقوانین کو سمجھنے اور انہیں اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ جب کسی کی زندگی کی یوں نشو ونما ہونی شروع ہوتی ہے تو اس میں بے خوف اطمینان طاری ہونے لگ جاتا ہے اور جوں جوں اس کی زندگی کی نشو ونما ہوتی جاتی ہے توں توں اس کے بے خوف اطمینان کا درجہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پانچویں یہ کہ آخرت کی زندگی دنیا کی زندگی کا ہی تسلسل ہے۔ چھٹے یہ کہ بے خوف اطمینان والی زندگی ہی جنت کی ابدی مسرتوں اور راحتوں کی مالک ہوسکتی ہے۔ اور ساتویں یہ کہ جس زندگی کی نشو ونما نہیں ہوتی وہ دوزخ وجہنم کی حقدار ہو جاتی ہے۔ غور کیا جائے تو اصل میں کسی فرد کی زندگی کی نشو ونما وہی ہے جو 91/7-10 کے مطابق اس کے نفس کی نشو ونما یا بربادی ہے

کیونکہ نفس کی نشو ونما سے ہی زندگی توانائی حاصل کرتی ہے۔ یہ بھی ہے کہ 67/2 کے مطابق زندگی اور موت دونوں اللہ کی مخلوق ہیں اس لئے یہ اللہ پر طاری نہیں ہوسکتیں اور حیات کا مادہ (ح ی ی) ہے۔ اور اس کا بنیادی مطلب زندہ ہونا یا زندگی ہے)۔

اَلَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الۡقَرۡحُ ؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا مِنۡهُمۡ وَاتَّقَوۡا اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ۚ

172-(بہرحال) وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسول (کے احکام کی فرماں برداری کی جدوجہد میں مشکلات و مصائب کا سامنا کرتے کرتے) زخم اٹھانا قبول کیا اور پھر اس کے بعد بھی (ان کی اطاعت پر ڈٹے رہے۔ اور) ان میں سے وہ جو زندگی میں توازن قائم رکھنے اور اسے حسین بنانے کے لئے مستقل اقدار کی حفاظت کے لئے جدوجہد کرتے رہے اور تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹے رہے تو انہیں ایسے صلے سے نوازا جائے گا جو عظمتوں سے لبریز ہوگا۔

اَلَّذِيۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَـكُمۡ فَاخۡشَوۡهُمۡ فَزَادَهُمۡ اِيۡمَانًا ۖ وَّقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ

173-(یہ وہ پختہ ارادوں اور پختہ یقین والے) لوگ ہیں کہ جب ان سے انسان یہ کہتے ہیں کہ یقیناً دشمن نے تمہارے خلاف بڑے بڑے لشکر جمع کر لیے ہیں، تو اس سے ان کے ایمان میں (یعنی ان کی نازل کردہ سچائیوں کو تسلیم کرنے کی قوت میں) اور زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے (تب وہ پورے اطمینان کے ساتھ) کہتے ہیں کہ اللہ ہماری تمام ضروریات کا حساب رکھنے کے لئے کافی ہے اور نعمتیں یعنی آسودگیاں اور کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے صرف اسی کے قوانین پر پورا پورا بھروسہ کیا جاسکتا ہے (وکیل)۔

فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِيۡمٍ

174-(اور وقت اس پر گواہی دیتا ہے کہ ہمتوں اور پختہ ارادوں سے آگے بڑھنے والے لوگ) پھر جب پلٹ کر واپس آئے تو اللہ نے آسودگیوں اور خوشحالیوں سے ان کے دامن بھر دیے تھے اور وہ ہر قسم کے نقصان و ضرر سے محفوظ رہے اور (انہیں یہ سب کچھ اس لئے میسر آیا کہ) انہوں نے (اپنی مرضی کی بجائے صرف) اللہ کی مرضی پر عمل کیا۔ اور اللہ تو وہ ہے جو نا ختم ہونے والی بڑی سے بڑی خوشحالیاں اور فضیلتیں عطا کرنے والا ہے۔

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيۡطٰنُ يُخَوِّفُ اَوۡلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوۡهُمۡ وَخَافُوۡنِ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ

175-(لہٰذا، وہ لوگ! جو ایسے حالات کا سامنا کرتے ہیں، انہیں سرکش اور مخالف قوتوں کی چالوں سے خبردار رہنا چاہیے) کہ وہ دراصل شیطان تھا جو تمہیں اپنے دوستوں کے ذریعے خواہ مخواہ ڈرا رہا تھا۔ چنانچہ اگر تم نے واقعی نازل کردہ

سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کر کے اطمینان و بے خوفی کی راہ اختیار کر لی ہے تو ان سے مت ڈرو صرف مجھ سے ہی ڈرا کرو۔

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۗ يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٦﴾

176-لہٰذا (اے رسولؐ) جو لوگ نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کر کے سرکشی میں بڑھتے جا رہے ہیں تو تمہارے لئے ان کی وجہ سے افسردہ خاطر ہونے کی کوئی بات نہیں، کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ وہ اللہ کو ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ (لیکن ان کی اس سرکشی کی پاداش میں) اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہ رکھے اور انہیں ایسے عذاب سے دوچار کر دیا جائے جس میں میسر آئی ہوئی خوشگواریاں بے مسرت ہو کر غم والم میں بدل جاتی ہیں (عذابِ الیم)۔

إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٧﴾

177-(چنانچہ اے نوعِ انسان) اِس میں کوئی شک وشُبے والی بات ہی نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر خرید لیا ہے وہ اللہ کو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اور ان کے لئے عذابِ الیم ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿١٧٨﴾

178-اور (ایسے لوگوں کو اپنی نافرمانی اور سرکشی کی بناء پر جب وقتی کامیابیاں ملنے لگتی ہیں یا عارضی مفادات حاصل ہونے لگتے ہیں تو انہیں مغالطہ ہو جاتا ہے کہ اللہ کے قوانین کا کوئی جواز نہیں یا اللہ کی گرفت ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی اور یہ صرف ایک دھمکی ہے۔ حالانکہ) یہ لوگ جو کفر اختیار کر کے یعنی نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کر کے سرکشی اختیار کیے ہوئے ہیں تو وہ یہ خیال نہ کریں کہ ہم جو انہیں ڈھیل دیے جاتے ہیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے۔ کیونکہ یہ ڈھیل تو ہم ان کو سوائے اس بات کے نہیں دے رہے کہ وہ اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر اپنے گناہوں میں اور اضافہ کر لیں۔ اور (اس کی وجہ یہ ہے کہ) ان کے لئے عذابِ مھین ہے یعنی ان کے لئے ایسا عذاب ہے جس میں میسر آئی ہوئی کامیابیاں اور فائدے ذلت ورسوائی میں بدل جاتے ہیں ۔

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ

اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ﴿۱۷۹﴾

179-(اور اے اہلِ ایمان، یقین رکھو کہ اللہ کا یہ طریقہ ہی نہیں ہے کہ) تم لوگ جو نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کر کے اطمینان و بے خوفی کی راہ پر چل پڑے ہو تو وہ تمہیں اسی حال میں چھوڑ دے (جس میں کہ منافقین اور کافر ہیں اور تم سب لوگوں کو آپس میں ملا جلا کر ایک کر دیا جائے، ایسا نہیں ہو سکتا)۔ وہ پاک لوگوں کو ناپاک لوگوں سے الگ کر کے رہے گا۔ (اسی لئے فتنوں میں یعنی آزمائشوں اور مصیبتوں کی ان بھٹیوں میں سب کو ڈالا گیا جو آہستہ آہستہ کھرے اور کھوٹے کو الگ کرتی جاتی ہیں تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع ہی نہ ملے کہ مجھے محض بدگمانی کی بناء پر ایمان والا نہ سمجھا گیا)۔ اسی لئے اللہ نے تمہیں (اے محمدؐ) پہلے سے ان کے بارے میں غیب سے علم عطا نہیں کیا۔ حالانکہ یہ بھی ہے کہ اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو مناسب سمجھتا ہے پسند کر لیتا ہے (اس مقصد کے لئے کہ اسے کس کس معاملے میں غیب سے آگاہی عطا کرتے جانا ہے۔ مگر اس بات کا علم کسی رسول کو نہیں دیا گیا۔ وہ بھی منافقین کو ان کے انداز سے ہی پہچان سکتے ہیں)۔ بہر حال (اے نوعِ انساں) تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ۔ اور اگر تم ایمان لے آئے اور تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے نازل کردہ احکام وقوانین سے چمٹے رہے تو تمہارے لئے ایسا صلہ ہے جو عظمتوں سے لبریز ہے۔

وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ يَبۡخَلُوۡنَ بِمَاۤ اٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ هُوَ خَيۡرًا لَّهُمۡ‌ؕ بَلۡ هُوَ شَرٌّ لَّهُمۡ‌ؕ سَيُطَوَّقُوۡنَ مَا بَخِلُوۡا بِهٖ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ؕ وَلِلّٰهِ مِيۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ﴿۱۸۰﴾

18 ع 9 9

180-اور (یہ نظامِ زندگی جس کے لئے تم جدوجہد کر رہے ہو، اس کا مقصد یہ ہے کہ نوعِ انسان کی عالمگیر نشوونما بھی ہوتی رہے، چنانچہ) وہ لوگ جنہیں اللہ نے خوشحالیوں کی فراوانیاں عطا کر رکھی ہیں (مگر وہ کنجوسی کرتے ہوئے انہیں حقیقی ضرورت مندوں کے لئے کھلا نہیں رکھتے اور) اس میں سے دینے میں بخل کرتے ہیں تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ ان کی بخیلی کا یہ طریقہ ان کے لئے اچھا ہے (اور اس طرح ان کے پاس زیادہ سے زیادہ دولت جمع ہوتی جا رہی ہے)۔ بلکہ یہ ان کے لئے انتہائی بُرا ہے کیونکہ یومِ قیامت کو (یعنی مرنے کے بعد جس وقت جوابدہی ہوگی) تو جو جو کچھ انہوں نے اپنی کنجوسی کی وجہ سے جمع کر رکھا ہوگا وہی کچھ ہار بنا کر ان کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ (حالانکہ ان کو علم ہونا چاہیے کہ کائنات کی تمام اشیاء جن سے ان کا جمع کردہ مال ترتیب اور ترکیب پاتا ہے) چاہے وہ آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو، وہ سب کچھ اللہ ہی کی ملکیت ہے۔ لہٰذا، جو کچھ بھی تم کام کرتے ہو، اللہ کو ان سب کی خبر ہے۔

لَقَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ قَوۡلَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيۡرٌ وَّنَحۡنُ اَغۡنِيَآءُ‌ ۘ سَنَكۡتُبُ مَا قَالُوۡا وَقَتۡلَهُمُ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ۙ

وَّنَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ﴿۱۸۱﴾

181-(اور یہ دولت اور مال واسباب جمع کرتے رہنے والے لوگوں کو ان کی سرکشی انہیں کئی قسم کی خود فریبیوں میں مبتلا کیے رکھتی ہے یہاں تک کہ وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم کسی کے محتاج نہیں)۔ یقیناً اللہ نے ان لوگوں کا یہ قول سن لیا ہے، جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ فقیر ومحتاج ہے اور ہم غنی ہیں (یعنی ہم کسی کے محتاج نہیں ہیں)۔ان کی یہ باتیں بھی ہم لکھ رہے ہیں۔ (اور وہ اسی تکبر میں کہ وہ کسی کے محتاج نہیں اور انہیں کسی کی کیا پرواہے، اللہ کے نظام کی طرف دعوت دینے والے) انبیاء کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں۔(اور یہ بھی ان کے نامہء اعمال میں لکھا جاچکا ہے۔اور وہ دن آنے والا ہے، جب) ہم کہیں گے کہ اب چکھو عذاب الحریق کو یعنی وہ عذاب جس میں جلن ہی جلن ہے۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ۚ‏ ﴿۱۸۲﴾

182-اور یہ (عذاب) نتیجہ ہے تمہارے اعمال کا جن کو تم خود اپنے ہاتھوں سے آگے بھیج چکے ہو (کیونکہ ہر عمل اپنے نتیجے کو ساتھ لیے وہیں پہنچ رہا ہے جہاں جزا و سزا کا فیصلہ ہو کر رہے گا)۔اور اللہ تو وہ ہے جو اپنے بندوں پر قطعی طور پر زیادتی و بے انصافی کرنے والا نہیں ہے۔

اَلَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيۡنَاۤ اَلَّا نُؤۡمِنَ لِرَسُوۡلٍ حَتّٰى يَاۡتِيَنَا بِقُرۡبَانٍ تَاۡكُلُهُ النَّارُ‌ؕ قُلۡ قَدۡ جَآءَكُمۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِىۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِىۡ قُلۡتُمۡ فَلِمَ قَتَلۡتُمُوۡهُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ‏ ﴿۱۸۳﴾

183-(اور) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے عہد لے رکھا ہے کہ ہم کسی رسول کو تسلیم نہ کریں جب تک کہ وہ ہمارے پاس ایسی قربانی نہ لے کر آئے جس کو کہ آگ کھا جائے (تو یہ سب ایسا کہنے والوں کی من گھڑت باتیں ہیں کیونکہ اللہ نے ان سے کہیں ایسا نہیں کہا تھا۔اس لئے، اے رسول!) ان سے کہو! کہ اگر تمہارا اعتراض یہی ہے تو یہ بتاؤ کہ مجھ سے پہلے تمہاری طرف بہت سے رسول آئے جو اپنے ساتھ واضح احکام و دلائل لائے اور وہ چیز (یعنی نشانی و معجزہ) بھی ساتھ لائے جس کے لئے تم نے ان سے کہا تھا، پھر بھی تم نے انہیں قتل کر ڈالا تو اگر تم سچے ہو تو (یہ بتاؤ کہ تم نے ایسا کیوں کیا)؟

فَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقَدۡ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِكَ جَآءُوۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالۡكِتٰبِ الۡمُنِيۡرِ‏ ﴿۱۸۴﴾

184-لہٰذا (اے رسول! یہ کوئی نئی بات نہیں جو یہ اس قدر واضح دلائل کے باوجود) تمہیں جھٹلاتے ہیں۔تم سے پہلے بھی رسولوں کو اسی طرح جھٹلایا جاچکا ہے۔حالانکہ وہ بھی واضح دلائل اور قوانین کے صحیفوں اور روشن ضابطہء حیات کے ساتھ آیا کرتے تھے۔

كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ‌ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوۡنَ اُجُوۡرَكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ؕ فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدۡخِلَ الۡجَـنَّةَ فَقَدۡ فَازَ‌ؕ وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ۝۱۸۵

185-(بہر حال، ان سے کہو! کہ ان حجتوں اور بہانہ تراشیوں کے باوجود تمہیں آخرِ کار مرنا ہے) کیونکہ ہر ذی حیات کو موت کا مزا چکھنا ہے۔ اور تمہارے پورے کے پورے صلے قیامت کے دن دے دیے جائیں گے۔ (لہذا، یاد رکھو کہ اس دن) جو کوئی دوزخ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ یقیناً کامیاب ہو گیا۔ (اس لئے آگاہ رہو کہ) یہ دنیا کی زندگی سوائے دھوکہ دینے والے مال و اسباب کے کچھ بھی نہیں ہے۔

لَتُبۡلَوُنَّ فِىۡۤ اَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَمِنَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡۤا اَذًى كَثِيۡرًا‌ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ۝۱۸۶

186-(اسی لئے) تم اپنے اسی مال و اسباب اور اپنی شخصیت (کی ظاہری اور باطنی کیفیات) کے ساتھ آزمائے جاؤ گے (کیونکہ مقابلہ ایسے دعویداروں کے درمیان ہے جن میں ایک طرف دنیا سے پیار کرنے والے ہیں اور دوسری جانب وہ ہیں جو دنیا کے مال و اسباب کو اللہ کی امانت سمجھ کر اس کے امانت دار ہیں اور اسی کی راہ میں دیے چلے جاتے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ آخر کار کامیاب و بامراد کون رہا)۔ اور (اس ٹکراؤ میں) تمہیں بہر حال ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں (یعنی وہ جو اللہ پر بھروسہ کم کر کے اس کے اختیار میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں) بہت سی اذیت ناک (باتیں) سننی ہوں گی۔ اور اگر تم ثابت قدمی سے ڈٹے رہے اور تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام و قوانین سے چمٹے رہے تو (جان لو کہ) یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہوگا۔

وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكۡتُمُوۡنَهٗ فَنَبَذُوۡهُ وَرَآءَ ظُهُوۡرِهِمۡ وَاشۡتَرَوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا‌ؕ فَبِئۡسَ مَا يَشۡتَرُوۡنَ۝۱۸۷

187-اور (یہ اہلِ کتاب جو یہ کہتے ہیں کہ ہم سے اللہ نے یہ عہد اور وہ عہد لیا تھا تو یہ غلط کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ اصل عہد کی بات نہیں کرتے۔ اس لئے کہ) ان سے عہد یہ لیا گیا تھا کہ جو کچھ وحی کے ذریعے تمہیں ضابطۂ حیات دیا گیا ہے، تم اسے چھپا کر نہ رکھنا بلکہ انسانوں کے سامنے کھول کھول کر بیان کرنا۔ لیکن انہوں نے اسے پسِ پشت ڈال دیا اور حقیر سی قیمت پر اسے بیچتے رہے (یعنی جو لوگ وحی کے نازل کردہ احکام و قوانین کی حفاظت اور آگاہی دینے کے ذمہ دار تھے وہ اپنے دنیاوی فائدوں اور مفادات کے پیشِ نظر تھوڑے تھوڑے پیسے لے کر ان احکام و قوانین میں تبدیلی کر کے فتوے دیتے رہے اور تبدیل شدہ یا خود ساختہ احکام و قوانین کو اللہ سے منسوب کرتے رہے کہ اللہ وہی کچھ کہتا ہے جو وہ کہہ رہے

ہیں)۔ بہر حال، کس قدر بُرا کاروبار ہے جو یہ کر رہے ہیں۔ (لہٰذا، غور کرو کہ عہد تو ان سے وہ لیا گیا تھا مگر انداز انہوں نے یہ اختیار کر لیے)۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾

188-(اور) وہ لوگ جو اپنے اس طریقے پر بہت خوش ہیں اور چاہتے ہیں (کہ وہ باتیں جو لوگوں سے بطورِ وعظ و نصیحت کرتے رہتے ہیں لیکن) خود ان پر عمل نہیں کرتے تو (ان کی وجہ سے بھی) ان کی تعریف کی جاتی رہے (یہ لوگ اپنے ذہن میں سمجھے بیٹھے ہیں کہ جس طرح ہم دنیا والوں کو دھوکہ دے لیتے ہیں اسی طرح اللہ کو بھی دھوکہ دے لیں گے) لیکن تم ان کے متعلق خیال تک بھی نہ کرو کہ یہ اللہ کے عذاب سے چھوٹ جائیں گے۔ ان کے لئے عذابِ الیم ہے یعنی ایسی سزا ہے جس میں میسّر آئی ہوئی خوشگواریاں اور کامیابیاں بے مسرت ہو کر غم و الم میں بدل جاتی ہیں۔

ع 19 9 10

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾

189-اور (اس لیے کہ) سارے آسمانوں اور زمین یعنی ساری کائنات میں اقتدار و اختیار صرف اللہ کا ہے اور اللہ نے ہر چیز پر اس کی مناسبت و توازن کے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾

190-(لہٰذا) تم تحقیق کر کے دیکھ لو تو اسی نتیجے پر پہنچو گے کہ آسمانوں اور زمین کے تخلیق کئے جانے میں اور رات اور دن کے (آپس میں) مختلف ہونے میں قوانین کے ضابطے کارفرما ہیں جو عقل والوں کو (غور و فکر کی دعوت دے رہے ہوتے ہیں)۔

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

191-یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ذکر میں رہتے ہیں یعنی ہر وقت اللہ کے احکام و قوانین کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھتے ہیں۔ وہ کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر (یعنی زندگی کی تمام حالتوں میں) آسمانوں اور زمین کے تخلیق ہونے میں (جو ضابطے اور حقائق کارفرما ہیں، ان پر) غور و فکر کرتے رہتے ہیں۔ (اور اللہ کی تحسین و آفرین کرتے ہوئے یہ اعتراف کرتے رہتے ہیں کہ) اے ہمارے نشو و نما دینے والے! تو نے انہیں باطل (یعنی بے مقصد، غلط اور نادرست) تخلیق نہیں کیا۔ (اور یہ سب کے سب) تیری اطاعت میں تیزی سے سرگرمِ عمل ہیں (مگر ہم ہیں کہ تیری اطاعت میں

کوتاہیاں اور خطائیں کرتے رہتے ہیں) مگر تُو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لینا۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾

192-(اور ان کے ہونٹوں پر یہ التجائیں رہتی ہیں کہ) اے ہمارے نشوونما دینے والے! یہ حقیقت ہے کہ تُو جسے دوزخ میں داخل کر دے تو یقیناً وہ ذلیل و رسوا ہو کر رہ گیا۔ اور (یہ بھی ہے کہ) جو لوگ دوسروں کے حقوق کم کر کے یا ان سے انکار کر کے جبر و تشدد اور زیادتی و بے انصافی کے مجرم بنتے رہے تو ان کا کوئی مددگار نہیں ہو گا۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ۚ

193-(اور وہ اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہیں کہ) اے ہمارے نشوونما دینے والے! ہم نے ایک پکارنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ آؤ! اپنے نشوونما دینے والے کی سچائیوں اور احکام و قوانین کو تسلیم کر لو اور اطمینان و بے خوفی کی حالت میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ ہم نے (اس دعوت کو) تسلیم کر لیا۔ (لہٰذا) اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو اور ہماری بُرائیوں کو ہم سے دُور کر کے ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے۔ اور ہمارا خاتمہ ایسے لوگوں کے ساتھ کرنا جو نگاہوں میں وسعتوں اور دلوں میں کشادگی کی وجہ سے دوسروں کے لئے خوشگواریاں اور آسانیاں پیدا کرتے رہتے ہیں (ابرار)۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾

194-(اور وہ یہ دعائیں بھی کرتے رہتے ہیں کہ) اے ہمارے رب! تُو نے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے (جن خوشگواریوں اور سرفرازیوں کا) وعدہ فرمایا ہے، وہ ہمیں عطا کر دینا اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ تیرے وعدے پورے ہو کر رہتے ہیں۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

195-(ان حسین آرزوؤں سے لبریز دعائیں مانگنے والوں کے لئے) ان کے رب کی جانب سے جواب آیا کہ تمہاری یہ دعائیں قبول ہوئیں۔ اور یہ کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کروں گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت، کیونکہ تم ایک دوسرے میں سے ہو۔ لہٰذا، وہ لوگ (جو میرے احکام و قوانین کو قائم کرنے کی جدوجہد میں) بے وطن ہو

گئے اور انہیں ان کے گھروں سے نکال دیا گیا اور وہ میری راہ میں ستائے گئے اور (میری خاطر) لڑے اور مارے گئے تو میں ضرور ان کے گناہ ان (کے نامہء اعمال) سے مٹا دوں گا۔ اور انہیں یقیناً ان جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے ندیاں رواں ہوں گی۔ یہ ہے وہ صلہ جو اللہ کی طرف سے لوٹ کر میسر آتا ہے۔ اور اللہ ہی کے پاس وہ حسین وجمیل نتائج ہیں جو واپس لوٹ کر عمل کرنے والوں کی جانب آتے ہیں (ثواب)۔

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾

196-(بہرحال، اے اہلِ ایمان! یاد رکھو کہ) نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کر کے سرکشی کرنے والوں کی شہروں میں چہل پہل، تمہیں کہیں فریب میں مبتلا نہ کر دے (اور تم یہ سمجھ بیٹھو کہ اللہ کے خلاف چلنے سے بھی زندگی کی خوشگواریاں مل سکتی ہیں)۔

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾

197-(حقیقت یہ ہے کہ یہ خوشگواریاں بڑی بے حقیقت ہیں۔ اور) یہ تھوڑا سا ہی ساز وسامان ہے۔ اور پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا (اور یہ ہوں گے) اور وہ کس قدر بری آرام گاہ ہے۔

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿١٩٨﴾

الثلٰثة

198-لیکن (ان کے برعکس) وہ لوگ جو تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹے رہے تو ان کے لئے ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی۔ اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ تو اللہ کی طرف سے مہمانی ہو گی۔ اور اللہ کے ہاں ان لوگوں کے لئے خیر ہے جن کی نگاہوں میں وسعتیں اور دلوں میں کشادگی ہے اور اس وجہ سے وہ دوسروں کے لئے خوشگواریاں اور آسانیاں پیدا کرنے کی تگ ودو کرتے رہے۔

وَاِنَّ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾

199-اور یہ بھی حقیقت ہے کہ کچھ اہلِ کتاب ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کتاب پر بھی (ایمان لاتے ہیں) جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور جو اُن کی طرف نازل کی گئی۔ اور وہ اللہ کے ہر حکم کے آگے سر جھکائے رکھتے ہیں۔ اور اللہ کے احکام وقوانین کی (دنیا کے مفادات کے لئے) حقیر مول پر (سودے بازی) نہیں کرتے رہتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا صلہ ان کے نشوونما دینے والے کے پاس ہے۔ کیونکہ تم تحقیق کر کے دیکھ لو تو اسی نتیجے پر پہنچو گے کہ اللہ

سریع الحساب ہے یعنی اللہ کا یہ نظام کہ ہر عمل اپنا نتیجہ ساتھ لیے پھرتا ہے ہر تاخیر سے پاک ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا وَصَابِرُوۡا وَرَابِطُوۡا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ

200-(لہٰذا) اے اہلِ ایمان! (تخریبی قوتوں کے خلاف) ثابت قدمی سے ڈٹے رہو اور آپس میں ایک دوسرے کے لئے ڈٹ جانے کا موجب بن جاؤ۔ اور (اس جدوجہد میں) ایک دوسرے سے رابطے میں رہو۔ اور خود پر اس قدر اختیار حاصل کرلو کہ تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام و قوانین سے چمٹ جاؤ۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ تم یقینی کامیابی و مراد تک پہنچ جاؤ گے۔